Regd. L. No 2595 — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا واحد اخبار

# نور

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ... شیخ محمد یوسف

**ضوابط**

چندہ سالانہ عوام سے ۳ روپے
" ششماہی " ۲ روپے
" سالانہ سرپرستوں سے ۵ روپے
" امراء ۱۰ روپے
" ممالک غیر سے صرف ۸ شلنگ

**مقاصد**

( ) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا
( ) دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا اور دیگر مذاہب میں تبلیغ اسلام کا اہم فرض ادا کرنا
( ) غیر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا
( ) دیگر مذاہب کے تعلقات کو
( ) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

جلد ۲۵ — اخبار نور قادیان دار الامان مؤرخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ — نمبر ۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ۱۵ جولائی کو وی پی

۳ جولائی کے پرچہ میں جن دوستوں کو نور کے وی پیوں کی اطلاع دی گئی۔ اس اطلاع کے بموجب ۱۵ جولائی کو ان سب دوستوں کے نام وی پی کئے گئے ہیں گو ان کا سال تو مارچ سے ختم تھا مگر میں ان دنوں فرقان پاک کے ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کی تیاری میں غیر معمولی مصروف تھا، الحمد للہ! اب یہ ہر دو عظیم الشان کام جن کی ضرورت آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے تھی مکمل ہو چکے ہیں۔ دوستوں کی سہولت کیلئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ بجائے ایکدفعہ کے دو اقساط میں چندہ وصول کیا جائے، تاکہ ہر ایک بھائی بآسانی وصول کر سکے، اسلئے ۱۵ جولائی کو ان دوستوں کے نام صرف ایک روپیہ گیارہ آنے کے وی پی ہونگے، امید کہ دوست اس آڑے وقت میں جبکہ نور کا فنڈ قریباً ایکہزار کا مقروض ہے وی پی وصول فرما کر خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقع دینگے۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے، الحمد للہ دشمن تک بھی اسکے معترف ہیں، ایسے غازی اور مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا بلاشبہ اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے اور پھر خاکسار ایڈیٹر نور نے فرقان حمید کے گورمکھی اور ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت جیسے وہ کارہائے نمایاں قوم کے سامنے پیش کئے ہیں جنکی اہمیت کسی توضیح کی محتاج نہیں اور جنکی ضرورت آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے محسوس ہو رہی تھی، گذشتہ تین چار سال سے ان کاموں کی طرف زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے میں دوستوں کو نور کی توسیع اشاعت وغیرہ کیلئے کوئی تحریک نہیں کر سکا، میرا خیال تھا کہ جب دوست دیکھینگے کہ ان کا مجاہد بھائی ایسے کارہائے نمایاں کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہے جسکی تکمیل علاوہ غیر معمولی وقت اور محنت کے غیر معمولی روپیہ کے خرچ کو بھی چاہتی ہے تو نور کی توسیع اشاعت اور اس کی سرپرستی کی طرف خود ہی توجہ دینگے مگر افسوس کہ تجربہ نے میرے اس حسن ظن کو غلط ثابت کیا، نہ صرف یہی کہ نور کی توسیع اشاعت کی طرف دوستوں نے کوئی توجہ نہ دی بلکہ نور کے وی پیوں کی وصولی میں بھی حوصلہ شکن بے پرواہی دکھلائی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نور کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل رہ گئی کہ اسکے اظہار کیلئے بھی قومی وقار مانع ہے گویا یہ مجھے قوم کی طرف سے قرآن مجید کے گورمکھی اور ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کا انعام ملا۔ مجھے امید ہے کہ دوست اب اسکی تلافی کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے، اور نہ صرف یہی کہ ۱۵ جولائی کے وی پی ہی وصول کرینگے بلکہ نور کی توسیع اشاعت کی طرف بھی خاص توجہ دینگے، نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہ ہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں، صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ایک اسی۸۰ سالہ بوڑھے کی آواز

میں باوجود اسی سالہ بوڑھا ہونے کے الحمدللہ اب جوانوں سے بھی بڑھ کر طاقت محسوس کرتا ہوں۔ کیوں؟ اسلئے کہ میں گاہے گاہے نور اینڈ سنز کی ساختہ مشہور طاقت کی دوا "اکسیر اکبر" کا استعمال کرتا رہتا ہوں جو ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، سستی، اداسی، غرضیکہ جملہ کمزوریوں کیلئے تیر بہدف، دل میں نئی اُمنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنانے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے جسکی خوبیوں کے

## تجربہ کار ڈاکٹر بھی گیت گا رہے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر پینتالیس سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی، استعمال کرائی گئی استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔

یہ سونے کے کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب ہے ــــ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف (عہ) بیس روپے۔ محصول ڈاک علاوہ ؎

ملنے کا پتہ

**منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**


# حفظان صحت و صنعت و حرفت

**سفوف اکسیر جریان و احتلام** - تال مکھانہ، تخم کونچہ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، بہیجند گوکھرو۔ تخم اوٹنگن، تیج بل، اکلیل الملک، برنج ساٹھی، کمرکس، تخم کاہو، اندر جو شیریں ستاور، سمندر سوکھ، آرد سنگھاڑا، تخم سروالی، پوست بیخ اونٹ کٹارہ ہر ایک ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ۳ ماشہ، قند سفید ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن کھانڈ ملا کر سفوف تیار کر لیں، روزانہ صبح کو ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ یا شیر بُز استعمال کرائیں، نہایت مجرب و مفید نسخہ ہے۔

**عطر کی شناخت** - سفید کاغذ پر عطر کی بوند ڈال کر آنچ پر سینکیں، اگر اڑ جائے تو صندلی عطر اور نہ اُڑے اور داغ پڑا رہے تو نقلی سمجھیں۔

**دیگر مجرب نسخہ** - حسب ذیل نسخہ جریان اور احتلام کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے۔ مرچ سفید دکنی ۱۰ تولہ۔ مٹھا تیلیہ (دو سیر دودھ میں مدبر کیا ہوا) ۹ ماشہ، سیماب ایکتولہ، قلعی ۹ ماشہ، فلفل دراز ۴ ماشہ، قلعی کو پگھلا کر سیماب کے ساتھ ملا دیں۔ اور باقی تمام ادویہ کو باریک پیس کر ان کے ساتھ ملائیں، اور اچھی طرح کھرل کر کے رکھ لیں، بقدر ۲ چاول کے ۲ تولہ مکھن میں لپیٹ کر استعمال کریں۔

**تارپین کے تیل کی آزمائش** - کپڑے پر تارپین کے تیل کی بوندیں ڈالیں اگر اُڑ جائے تو اصلی اور نہ اُڑے اور داغ بنا رہے تو نقلی۔

**کثرت احتلام کے مجرب نسخے** - اگر عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے کثرت احتلام کی شکایت پیدا ہو۔ تو حب جواہر ایک عدد، معجون جالینوس لولوئی یا کشتہ نقرہ ۲ چاول، دواء المسک معتدل جواہر والی یا کشتہ طلاء کلاں ۲ چاول لبوب کبیر ۵ ماشہ میں ملا کر صبح کو کھا لیا کریں، اور سفوف ثعلب یا ستاور بقدر ۷ یا ۹ ماشہ شیر گاؤ پاؤ بھر میں مصری ۲ تولہ ملا کر اس کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔

**اصلی چاندی کی شناخت** - چاندی کو ہائیڈرو کلورک ایسڈ میں ڈالنے سے اوپھان سا آوے تو بناوٹی اور اوپھان سا نہ آوے تو اصلی سمجھیں۔

**سفوف ثعلب** - جو جریان اور کثرت احتلام میں بیحد مفید ہے۔ ثعلب مصری ۱ تولہ بنسلوچن ایک تولہ۔ چنیا گوند ایک تولہ۔ ست گلو ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، نبات سفید ۲ تولہ سب کو کوٹ چھان کر مصری ہموزن ملا کر سفوف بنا لیں۔

**رانگ کی شناخت** - سفید کپڑے پر رانگ کو گھسیں، اگر کپڑے پر کالا داغ پڑ جائے تو رانگ میں سیسہ ملا سمجھیں اور کالا داغ نہ پڑے تو اصلی رانگ ہے۔

**مجرب و منتخب مرکبات** - جو جریان اور احتلام کیلئے خاص طور پر مفید اور مجرب ہے۔ سیسہ بقدر ضرورت لیکر ایک لوہے کی کڑاہی میں پگھلائیں اور سہانجنے کی لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ اور اس دوران میں تھوڑی تھوڑی کچی شکر بھی چھڑکتے رہیں جب خاک ہو جائے تو نکال کر محفوظ رکھیں، اور بقدر ایک رتی کے لیکر بقدر ایک تولہ مکھن یا بالائی میں ملا کر کھائیں۔

**اصلی ہینگ کی شناخت** - (۱) ریکٹیفائیڈ سپرٹ میں ہینگ ڈالنے سے پگھل جائے اور رنگ پکڑے تو بناوٹی۔ اگر ویسا ہی رہے تو دیسی (۲) آگ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# سکھوں کیلئے خطرے کا الارم

ہر ایک قوم کو حق ہے کہ جس قوم کے ساتھ اتحاد کرنے میں وہ اپنا فائدہ سمجھے کرے۔ مگر اس اتحاد میں اس قوم کو یہ ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ کیا کہیں اس سیاسی اتحاد میں اس کے تمدن اور مذہب پر تو اثر نہیں پڑتا، اگر ایسا ہو تو یقیناً وہ قوم صریح خسارہ میں رہیگی۔ کیونکہ اس رنگ میں اس قوم کا امتیاز جاتا رہے گا۔ اور وہ دوسری قوم میں جذب ہوجائے گی۔ اس وقت سکھوں کا اتحاد ہندوؤں سے ہے، ہمیں کوئی حق نہیں کہ ان کے اس اتحاد پر معترض ہوں کیونکہ ہر ایک قوم اپنے نفع و نقصان کو بہتر سمجھتی ہے، مگر اس اتحاد میں سکھ تمدن اور سکھ مذہب پر جو اثر پڑ رہا ہے سکھوں کی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں قبل از وقت اپنے سکھ بھائیوں کو خبردار کردوں، پونہ کے ایک جلسہ میں ۲۹ر جون کو جگت گورو شنکر اچاریہ نے اعلان کیا ہے کہ سکھ ہندو ہیں۔ اگر یہ معاملہ اس حد تک رہتا تو چنداں مضائقہ نہ تھا، مگر یہ معاملہ اس سے آگے جاتا ہے وہ یہ کہ نہ صرف یہی کہ سکھوں کی طرف سے اس وقت تک اس کی کوئی تردید نہیں ہوئی۔ بلکہ علانیہ سکھوں نے ہندو مذہب کی طرف اپنا قدم اٹھانا شروع کر دیا ہے، یہی بات ہے جس کا نتیجہ میں سکھوں کے حق میں خوشگوار نہیں دیکھتا، ۲۰ر جون کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "امرتسر کے ایک گوردوارے کے جتھے دار صاحب سنگھ نے اپنے ہاتھ سے گوردوارے کا دروازہ کھولا، اور اکھنڈ پاٹھ شروع کر دیا، اور گوردوارہ کو دودھ کی کچی لسی اور **"گنگا جل"** سے باقاعدہ دھویا گیا" اس جگہ گنگا جل کو گوردوارے کی پاکیزگی کیلئے استعمال میں لایا گیا ہے۔ حالانکہ سکھ مذہب میں گنگا جل کی کوئی عظمت نہیں۔ وارن بھائی گورداس جی میں لکھا ہے ؎

گنگا بنارس ہندو وانی . . . . . . . .
گھر گھر بابا گاوے وجن تال مردنگ ربابا

یعنی گنگا اور بنارس تو ہندوؤں کیلئے ہے اور سکھوں کیلئے سری کیرتن یعنی الحمد الٰہی ہی زیبا اور ضروری ہے نہ صرف گنگا ہی بلکہ دوسرے کہلانیوالی ہندوؤنکی مقدس دریاؤں اور مقدس تیرتھوں کیلئے بھی سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں، چنانچہ لکھا ہے ؎

سرسری سرستی جمنا و گوداوری
گیا پراگ سیت کورکھیت مانسر ہے
کانشی کانتی دوارتی مایا متھرا الودھیا
گومتی اونتکا کیدار ہمدر ہے
نربدا بیودھ بن دیو سنقل کیلاش
نیل مندرہ جل سمیر گرور ہے
تیرتھ ارتھ ست دھرم دیا سنتوکھ
سری گورچرن رج تل نہ سگر ہے

(وارن بھائی گورداس جی)

اسجگہ ہندوؤں کے مقدس دریاؤں اور مقدس مقامات کے متعلق سکھوں کی واجب الاحترام ہستی بھائی گورداس جی نے جس رائے کا اظہار کیا ہے، میں اس کا ترجمہ دینا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس تعلیم کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہی کہ سکھ مذہب میں گنگا جمنا وغیرہ کیلئے کوئی جگہ ہے اسلئے مجھے امرتسر کے سکھوں پر رہ رہ کر تعجب آرہا ہے کہ انہوں نے اپنے گوردوارے کی طہارت کیلئے گنگا جل کا استعمال کیوں کیا، کیا یہ سکھ ہندو اتحاد کا نتیجہ نہیں یقیناً یہ اسی کا نتیجہ ہے اور ابھی تو ابتدائے عشق ہے اور پھر آدگرنتھ ماہجھ محلہ پہلا میں یہ صاف لکھا ہے کہ ؎

انیک تیرتھ جے جتن کرے
تاں انتر کی ہومے کدی نہ جائے

یعنی اگر لاانتہا تیرتھوں کے درشن وغیرہ کئے جائیں تو بھی اطمینان حاصل نہیں ہوتا، پھر دھنا سری محلہ پہلا میں لکھا ہی کہ ؎

تیرتھ نہائے نہ اترس میل
کرم دھرم سب ہومے پھیل

یعنی تیرتھوں (ہندوؤں کے مقدس مقامات) پر نہانے سے دل کی میل دور نہیں ہوسکتی، اور نہ ہی دل دنیوی ملونیوں سے پاک ہوسکتا ہے،

اب ان اقوال کی موجودگی میں سکھ مذہب میں ہندوؤں کے تیرتھوں اور مقدس دریاؤں کیلئے کوئی گنجائش نہیں رہتی، علاوہ ازیں اگر ہم بغور سکھ کتب کا مطالعہ کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہندوؤں کے کسی عقیدہ کیلئے بھی سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں مثلاً **"وید سمرتی پران"** **"چھوت چھات"** - **"جنیئو"** - **"مورتی پوجا"** - **"اوتار"** - **"گئو پوجا"** وغیرہ وغیرہ۔ ہندوؤں کا بیشتر حصہ ویدوں کا معتقد ہے۔ ویدوں کے متعلق شری گرنتھ صاحب سورٹھ محلہ تین میں یہ لکھا ہے ؏

پنڈت میل نہ چوکئی جے وید پڑھے جگ چار

یعنی اے پنڈت تمہارا دل گناہوں کی آلائش سے صاف نہیں ہوسکتا خواہ شروع دنیا سے لیکر اخیر دنیا تک ویدوں کو پڑھتا رہے۔ پھر ملار محلہ تین میں لکھا ہے ؎

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویاروں کا ابھیاس
ہرنام چیت نہ آوے نہ نج گھر ہوے باس

یعنی رشی اور منی بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر تھک گئے، اور معرفت الٰہی حاصل نہ کرسکے، پھر شری گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ پانچ میں لکھا ہے ؎

مہما نہ جانے وید برہما نہ جانے بھید
اوتار نہ جانے انت پرمیشور پار برہم بے انت

یعنی وید اللہ تعالیٰ کی تعریف سے عاجز۔ برہما خدا کے راز سے قاصر۔ اوتار خدا کی کنہہ سے تہیدست۔

**چھوت چھات** - ہندوؤں کے ہاں چھوت چھات کا عقیدہ ایک اہمیت رکھتا ہے اور ان کے ہاں چار ورن (گروہ) کی تقسیم ہے۔ مگر سکھ مذہب اس کا حامی نہیں، آدگرنتھ آسا محلہ پہلا میں لکھا ہے ؎

خصم وسارے تے کم ذات
نانک ناوے باہجھ سنات

ترجمہ۔ خصم پنجابی زبان میں خاوند اور مالک کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اس جگہ خصم سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یعنی گرنتھ صاحب کی تعلیم ہے کہ خدا سے منہ موڑنے سے ذات کم ہوتی ہے۔ جو خدا کے ہوجاتے ہیں انہی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذات اعلیٰ ہوتی ہے، پھر گرنتھ صاحب گاوڑی محلہ میں لکھا ہے ؎

گربھ واسس میں کل نہیں جاتی
برہم بندتے سب اتپاتی
کہورے پنڈت باہمن کب کے ہوئے
باہمن کہے کہے جنم مت کھوئے
جو توں برہمن برہمنی جایا ؎
تو آن بارٹ کا ہے نہیں آیا
تم کت برہمن ہم کت سوت
ہم کت لہو تم کت دودھ

یعنی اے برہمن تو جو اپنی ذات پر فخر کرتا ہے یہ نامناسب ہے، کیونکہ بنی نوع انسان کی پیدائش خدا نے ایک ہی طریق پر کی ہے۔ (جیسے خداوند تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ یعنی خدا تعالیٰ نے تم سب کو ایک نفس سے ہی پیدا کیا ہے) پس جب ایسی صورت ہے تو ذات پر اترانا بے فائدہ ہے، سو اے برہمن اس بات پر غور کر کہ تجھ میں کونسا ذاتی تقدم ہے جو تو اپنی ذات پر اسقدر اتراتا ہے، وہ کون سی بات ہے جو تجھے فوقیت دیتی ہے، اور ہمیں کمتر بناتی ہے، ہمارے رگ و ریشہ میں تو خون دوڑتا ہے کیا تیری شرائین اور ناڑیوں میں دودھ دورہ کرتا ہے؟" ان اقوال کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ سکھ دھرم ہندوؤں کے عقیدہ چھوت چھات کا حامی ہے۔ ہرگز نہیں۔

**جنیئو**۔ ہندوؤں کے ہاں زنار کی رسم ہے اور اسے صرف برہمن، کشتری۔ اور ویش ہی پہن سکتے ہیں، شودر کو کوئی حق نہیں، ہندوؤں کے اس عقیدہ کے متعلق آد گرنتھ وار آسا محلہ پہلا میں لکھا ہے کہ ؎

دیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈیں ست وٹ
ایہہ جنیئو جیو کا ہئی تاں پانڈے گھت
نہ ایہہ ٹوٹے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے
دھنس و مالنس نانک جو گل چلے پائے

یعنی گرنتھ کا ارشاد ہے اس تاگے کے زنار سے کیا فائدہ ہمیں ایسا زنار چاہیئے، جس کیلئے مہربانی کی کپاس ہو صبر کا دھاگہ، تقوےٰ کی گرہیں اور پرہیزگاری کا بٹ، اگر ایسا جنیئو ہو تو ہم پہننے کیلئے تیار ہیں۔ ورنہ بے فائدہ۔ اس سے صاف عیاں ہے، کہ سکھ مذہب ہندوؤں کی رسم زنار کا حامی نہیں۔

**مورتی پوجا**۔ اب رہا مورتی پوجا کا سوال۔ ہندو مذہب کا بیشتر حصہ مورتی پوجا کا حامی ہے، مگر سکھ دھرم اس کا روادار نہیں۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب وار بھیا گڑا محلہ پہلا میں لکھا ہے ؎

ہندو موے بھولے اکھٹی جاہیں
نارد کیا سے پوج کرائیں
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھرے پوجے مگد گنوار
اوجے آپ ڈبے تم کہاں تارن ہار

اس جگہ گرنتھ نے مورتی پوجا اور ہندوؤں کیلئے ایسا فتویٰ دیا ہے کہ میں اس کا ترجمہ دینا بھی مناسب نہیں سمجھتا، صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ مورتی پوجا اور ہندوؤں کیلئے اس سے زیادہ مذموم رائے کا اظہار نہیں ہو سکتا۔

**اوتار**۔ اب رہا اوتار کا سوال۔ ہندوؤں کا بیشتر حصہ اوتار کا حامی ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے، کہ جب دُنیا میں گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو خدا برتر بجائے اپنے کسی برگزیدہ کے بھیجنے کے خود انسانی قالب میں جنم لے کر دُنیا کو گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ اس کے متعلق گرنتھ صاحب رام کلی محلہ پانچ میں لکھا ہے ؎

اوتار نہ جانے انت پرمیشور پار برہم بے انت

یعنی کہلانیوالا اوتار خدا کے بھیدوں کو نہیں پا سکتا، کیونکہ وہ ہستی وراء الورا اور بے انت ہے۔ آگے گرنتھ صاحب بھیروں محلہ پانچ میں لکھا ہے ع

سو مکھ جلو جت کہے ٹھاکر جونی

یعنی وہ منہ کیوں نہیں جل جاتا جو یہ کہتا ہے کہ خدا نے انسانی قالب اختیار کیا۔

**گئو پوجا**۔ ہندوؤں کے ہاں گئو پوجا کا عقیدہ اظہر من الشمس ہے۔ اس میں سناتنی بھی شامل آریہ بھی دیو سماجی، برہمو سماجی اور جین وغیرہ بھی۔ مگر سکھ مذہب اس کے خلاف ہے۔ رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ میں لکھا ہے کہ

"باورچی خانہ میں نہ تو گائے کے گوبر کے اوپلے جلانے چاہئیں اور نہ ہی گائے کے گوبر سے چونکا لینا چاہیئے"۔ چنانچہ جہاں گائے کے گوبر کا پوچا دیا جائے واقف کار سکھ لوگ اسے ناپاک سمجھتے ہیں، اب یہ بات ہندوؤں کے وطیرہ کے بالکل برعکس ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک گائے کا گوبر اور پیشاب پاک اور اس کے ذریعہ ناپاک پاک ہو جائیں۔ مگر سکھوں کے نزدیک یہ ناپاک اور اس کے ذریعہ پاک ناپاک ہو جائیں۔ ہر دو عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور پھر سکھوں کا طریق کار بھی اس کا حامی نہیں

"سکھ ایجوکیشنل کانفرنس سیالکوٹ کے موقعہ پر جب ہندوؤں کے مقامی کارکنوں کو یہ معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا جلوس جو اس کانفرنس کے صدر مقرر کئے گئے تھے، گئوشالہ کی طرف سے نکلے گا۔ تو کارکنوں نے گئوشالہ کی عمارت کو خوب سجایا، جھنڈیاں وغیرہ لگائیں۔ لیکن جب گئوشالہ کی ہندو قیچیاں لڑکے لیکر کانفرنس میں سکھوں سے گئوشالہ کیلئے دان مانگنے گئے، تو ان کو کانفرنس سے باہر نکال دیا گیا۔ اور سکھوں نے کہا کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ اس لئے ہم پر گئو رکھشا واجب نہیں ہے"۔

(اخبار ہندوستان اپریل ۱۹۱۲ء)

اسی طرح سکھوں کا اردو اخبار لائل گزٹ (شیر پنجاب) اپنے ۷ر فروری ۱۹۱۵ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "سکھ ہندوؤں کی طرح گئو پرست نہیں ہیں"۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کے کسی عقیدہ کا بھی سکھ مذہب حامی نہیں مگر یہ ہندو سکھ اتحاد کی پہلی قسط ہے کہ سکھوں نے باوجود اپنے گرنتھ کی ممانعت کے گنگا جل کو نوازا۔ اگر یہی حالت رہی تو کچھ تعجب نہیں۔ وید سمرتی پران۔ چھوت چھات۔ تیرتھ یاترا جنیئو۔ مورتی پوجا۔ اوتار وغیرہ کی باری بھی آجائے اور اس اتحاد سے سکھ قوم اپنے امتیاز کو کہاں تک قائم رکھ سکیگی۔ اس پر سکھوں کے سرکردہ لوگوں کو ضرور غور کرنا چاہئے اگر ابھی سے اس کا سدباب نہ کیا گیا تو یقیناً یہ اتحاد سکھوں اور سکھ مذہب کیلئے مہنگا پڑیگا۔ اور آہستہ آہستہ سکھ قوم ہندو قوم میں جذب ہو جائیگی۔ کیونکہ بڑی چیز میں چھوٹی چیز کا جذب ہو جانا جبکہ وہ اس جذبیت کیلئے دانستہ یا نادانستہ طور پر خود بھی اسباب مہیا کر رہی ہو کچھ تعجب نہیں۔ اگر سکھوں نے ہندوؤں سے اتحاد رکھنا ہی ہے تو بہتر ہے۔ کہ وہ اس اتحاد کو صرف سیاسی حد تک ہی محدود رکھیں۔ مگر اس سے آگے قدم لے جانا سکھ مذہب اور سکھ تمدن کیلئے کبھی بھی نیک نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس امر پر سکھ دانشمندوں کو ابھی سے فکر کرنی چاہیئے ورنہ کچھ وقت گزر جانے کے بعد اس کی روک بہت مشکل اور یہ روگ لاعلاج ہو جائیگا۔ میں نے محض سکھوں کی ہمدردی کے لئے یہ لکھا ہے ورنہ ذاتی طور پر سکھ اگر ہندوؤں سے علیحدہ رہیں یا ہندوؤں میں مل جائیں۔ مجھے کیا نفع یا نقصان ہو سکتا ہے۔

# شذرات

## تعدد ازدواج اور سکھ دھرم

اخبار کا لیڈر لکھا جا چکا تھا کہ مجھے سکھ دھرم میں تعدد ازدواج کا خیال آیا۔ موجودہ ہندو تعدد ازدواج کے چنداں حامی نہیں۔ مگر اس شق میں بھی سکھ مذہب ہندوؤں کے موجودہ طریق سے اتفاق نہیں کرتا۔ چنانچہ سری گورو ہرگوبند صاحب کی چار بیویاں تھیں اور سری گورو ہر رائے صاحب کی تین۔ اور سری گورو گوبند سنگھ صاحب کی بھی تین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھ دھرم کو ہندو مذہب سے کسی تمدنی شق میں بھی کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ لہٰذا شنکر اچاریہ کا یہ کہنا کہ سکھ ہندو ہیں۔ بلاشبہ یہ سکھ مذہب اور سکھوں پر صریح زیادتی ہے۔ اور کوئی بھی اپنے مذہب سے واقف سکھ اس الزام کو طرفۃ العین کیلئے بھی گوارا کرنے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔

## رادھا سوامی کے گورو کا مسیح اور کرشن ہونے کا دعوےٰ

جاگرت لائل پور کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ " رادھا سوامی مت کا اخبار پریم پرچارک کے ۱۵ر جون کے پرچہ میں صفحہ ۳ پر پہلا مضمون یہ تھا کہ " حضور رادھا سوامی دیال کی شرن حاصل کرنے سے جیو (روح) کو کیا لابھ (فائدہ) ہوتا ہے۔ ایک نئے ست سنگی (ممبر) اور پرانے ست سنگی کا مکالمہ درج کیا گیا ہے۔ آخری کالم میں لکھتے ہیں کہ زمانہ حال کے مسیح و کرشن حضور رادھا سوامی دیال ہیں جو کل مالک کا بھید (راز) اور اس کی جگتی (حکمت) سنسار کے لوگوں کو بتانے کیلئے اس پرتھوی پر سنت (عابد) روپ (شکل) میں تشریف لائے ہیں " حضرت مسیح علیہ السلام کے دعوے کرشن پر ہندو اور ہندو پریس جس طرح آپے سے باہر ہوتا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ مگر پریم پرچارک کے اس دعویٰ پر کوئی ہندو ٹس سے مس نہیں ہوا۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ رادھا سوامی مت کا گورو عرف عام میں ہندو کہلاتا ہے حالانکہ ایک متلاشی حق کو جذبات سے الگ ہو کر معقولیت سے کام لینا چاہیئے۔

## ڈاکٹر امبیدکار کے دونوں بھتیجے خالصہ کالج سے چلے گئے

پچھلے دنوں جب ڈاکٹر امبیدکار سکھ اچھوت کانفرنس کے موقعہ پر امرت سر آئے تو اپنے دونوں بھتیجوں کو خالصہ کالج میں تعلیم پانے کیلئے چھوڑ گئے تھے، کالج کمیٹی نے انہیں فیس وغیرہ کی رعایت بھی دیدی تھی۔ اب یہ دونوں نوجوان کالج چھوڑ کر واپس اپنے وطن چلے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان نوجوانوں کو ضرور کچھ تمدنی مشکلات پیش آئی ہیں ورنہ وہ اتنی جلدی وطن کی راہ نہ لیتے۔ سوائے اسلام کے اور کسی قوم کا ہاضمہ اتنا تیز نہیں ہے کہ وہ اغیار کو ہضم کر سکے۔

## شدھ ہونے والوں پر پھبتیاں اور مذاق اڑایا جا رہا ہے

وہ لوگ جو ایک یا دوسرے جذبہ کے ماتحت ہندو یا آریہ بنتے ہیں، ہندو لوگ ان پر کیسی کیسی پھبتیاں اور مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کے لئے ذرا گھر کے بھیدی اخبار آریہ مسافر کے ایڈیٹر صاحب کی رائے ملاحظہ ہو۔ جو " ہندو اور مسلم امرا میں فرق " کے عنوان سے اپنے ۲۸ر جون کے پرچہ میں اس طرح لکھتے ہیں کہ " حال میں مسٹر ہیرالعل گاندھی مسلمان ہوئے، صرف چھوٹے درجہ کے مسلمانوں میں ہی خوشی کی لہر نہیں دوڑ گئی۔ بلکہ بڑے بڑے امرا اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ " انہیں مسٹر ہیرالعل گاندھی کے مسلمان ہونے کی خبر سب سے پہلے ایک نواب صاحب نے سنائی تھی " ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی ہیرالعل کے پایہ کا مسلمان ہندو بن جائے یا مسلمان شدھ ہو کر اپنے آبائی ویدک دھرم میں آجائے تو راجوں مہاراجوں کی تو ایک طرف معمولی امیروں تک کی توجہ اس طرف مبذول نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اس پر پھبتیاں اڑانے اور مذاق کرنے لگ جاتے ہیں۔ کاش ہندو دھرمی پریم کے معاملہ میں اپنے ہموطنوں کی تقلید کرنا سیکھیں " یہ سطور کسی تشریح کی محتاج نہیں اور ہیں بھی معتبر گھر کے بھیدی کی۔ کیا ایسی حالت میں شدھ یا اشدھ ہونے والے مسلمان وغیرہ اپنے آپ کو ہنسی اور مذاق کا مضمون بنانے کیلئے تیار ہیں؟ اگر تیار ہیں تو میں کہوں گا کہ ان سی بڑھکر احمق کون؟ یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ۔

## اسلام نے آریوں کو بہت کچھ سکھلایا ہے

۲۸ر جون کی آریہ مسافر کی یہ سطور کہ " کاش ہندو دھرمی پریم (محبت) کے معاملہ میں اپنے ہموطنوں (مسلمانوں) کی تقلید کرنا سیکھیں " بلاشبہ ہندو خصوصاً آریوں نے اسلام سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ توحید کا عقیدہ اور یہ ذات پات توڑک منڈل اور یہ تحریک شدھی وغیرہ سب اسلام کے طفیل ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ آریوں کیلئے یہ ریس یا نقل ایسی بابرکت ثابت نہیں ہوئی جیسی کہ توقع کی جاتی تھی۔ تو اس کی ایک وجہ ہے وہ یہ کہ گو آریہ سماج نے اسلام کی شاگردی تو اختیار کی مگر اس شاگردی میں جو گستاخی کا رنگ غالب تھا اس نے کام بگاڑ دیا۔ کیونکہ کوئی گستاخ شاگرد کامیاب نہیں ہو سکتا — کامیابی کیلئے بجائے شوخی کے رشد کی ضرورت ہے۔ اگر آریہ سماج کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ تو اسے شاگرد رشید ہونے کا فخر حاصل کرنا چاہیئے۔

## بے پردگی کے مذموم نتائج!

عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی پردہ کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔ مگر قدرت جس سے بڑھکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی منصف مزاج نہیں۔ وہ ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو اس کا بدلہ بھی دے رہی ہے، ۲۰ رجون کا شیر پنجاب لکھتا ہے کہ " اب تک اعلیٰ طبقہ کے مسلمانوں میں پردہ تھا انکی عورتوں کو گھروں کی چار دیواری سے نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ اسلئے مذموم واقعات کم ظہور پذیر ہوتے تھے، مگر اب جبکہ پردہ اُٹھ گیا ہے۔ عورتیں آزاد ہو گئی ہیں۔ ایسے واقعات کی ان میں بھی کمی نہیں رہ گئی۔ یہ آزادی کی لازمی قباحتیں ہیں" شیر پنجاب کی بات معقول ہے۔ نہ صرف مسلمان ہی بلکہ جو قوم بھی تمدنی اور معاشرتی رنگ میں ایسی قباحتوں سے بچنا چاہتی اور آنے والی نسلوں کیلئے مفید یادگار چھوڑنا چاہتی ہو تو اسے لازماً پردہ اختیار کرنا پڑیگا۔ وہ قومیں جو بے جا آزادی نسواں کی سب سے زیادہ حامی تھیں اب وہ بھی اس کے بُرے نتائج سے چیخ اُٹھی ہیں مگر افسوس کہ اب یہ روگ ان کے بس کا نہیں رہا۔ مگر پھر بھی وہ اس مصیبت سے نکلنے کیلئے مضطرانہ رنگ میں ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔

## اُونچی دوکان پھیکا پکوان

دو تین ماہ قبل سکھوں میں جو اچھوت ادودھار کا غیر معمولی چرچا تھا، اُس نے مختلف اقوام کے کان کھڑے کر دئے تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب پروپیگنڈا ہی تھا، ۲۸ رجون کا سکھ اخبار شیر پنجاب لکھتا ہے کہ " مالابار میں نصف درجن سے کم اشخاص سکھ بنے مگر اب اُنہیں بھی ہندو بنایا جا رہا ہے۔ شیر پنجاب کا یہ اظہار کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ میں سکھوں کو یہ ہمدردانہ مشورہ دوں گا کہ وہ بجائے اس کے کہ مالابار وغیرہ کی طرف دوڑیں، پنجاب میں جو رہتیہ رامداسیہ اور مذہبی سکھ ہیں اُنہیں اپنے ساتھ چلانے کی کوشش کریں ان کی ڈانواں ڈول اور دگرگوں حالت کسی تشریح کی محتاج نہیں سے

تو کار زمیں را نکو ساختی ؛ کہ بر آسماں نیز پرداختی

اگر سکھوں نے پنجاب میں ان کہلانے والے نچلے درجہ کے سکھوں کی طرف توجہ نہ کی تو یقیناً وہ ان سے ہاتھ دھو بیٹھینگے، دوسروں کو شامل کرنا تو الگ رہا۔ گھر میں آئے ہوؤں کو چھوڑ کر اَڑتوں کے پیچھے دوڑنا کبھی بابرکت نہیں ہو سکتا۔

## اس کا سہرا کس کے سر ہے

۲۴ رجون کا پرتاپ لکھتا ہے کہ " علاقہ سرگودہا موضع جوڑہ کلاں میں ہندوؤں کے بائیکاٹ کی تحریک دن بدن زور پکڑ رہی ہے۔ جس سے علاقہ کے ہندوؤں میں سخت بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مسلمان زمینداروں نے اب ہندوؤں کی زمینیں جو کہ ان کے پاس نصف حصہ بٹائی پر ہیں کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور مسلمانوں نے اپنے مولیشی وغیرہ بھی ہندوؤں سے واپس منگوا لئے ہیں۔ جس سے ہندو زمیندار بھی سخت پریشان ہو رہے ہیں" جب میں یہ سنتا ہوں کہ ایک قوم دوسری قوم کا بائیکاٹ کر رہی ہے تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ؏

این راہ کہ تو میروی بترکستان است

ہندوستان کی نجات باہمی تعاون میں ہے نہ کہ بائیکاٹ میں۔ مگر افسوس کہ اس بدعت کے بانی میرے ہندو بھائی ہیں اور اس کا سہرا اُنہی کے سر پر ہے۔ اور وہ بجا طور پر یہ فخریہ کہہ سکتے ہیں ؏

روغن چراغ با تربوز خوردن ۔ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔

سوائے ہندوستان کے اور کہیں بھی مسلمان پانی اور ہندو پانی، مسلمان روٹی اور ہندو روٹی نہیں دیکھو گے اور ملکوں میں یہودی بھی ہیں اور عیسائی بھی مگر یہودی پانی اور عیسائی پانی الگ الگ نہیں۔ مسلمان بھی ہیں اور قبطی بھی۔ مگر مسلمان روٹی اور قبطی روٹی الگ الگ نہیں، مسلمان گوجر کے ہاتھ میں جب تک دودھ ہے مضائقہ نہیں مگر جب وہی دودھ ہندو کے برتن میں چلا جائیگا تو مسلمان کے چھونے سے ناپاک ہو جائیگا۔ میں ہندو دوستوں کو یہ ہمدردانہ مشورہ دونگا۔ کہ وہ اس چھوت چھات یا بائیکاٹ کو نرم کریں تاکہ باہمی تعلقات خوشگوار ہو سکیں

## آہ ہندوستان کا آفتاب تدبر و سیاست غروب ہوگیا

لاہور۔ ۹ر جولائی۔ رات کے ساڑھے دس بجے آنریبل میاں سر فضل حسین انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۰ بجے کے قریب آپ کو کمزوری محسوس ہونے لگی۔ لیکن ڈاکٹروں کو امید نہ تھی، کہ آپ جلد رحلت فرما جائیں گے، آپ کی روح اس وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی، جبکہ ڈاکٹروں کا بورڈ مزید علاج کے طریق کے متعلق آپس میں مشورہ کر رہا تھا، ۱۰ر جولائی صبح اسلامیہ کالج لاہور کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی، مرحوم کی نعش کو سپرد خاک کرنے کیلئے بٹالہ لے جایا گیا، آج سے قریباً دس روز قبل آپ ڈلہوزی سے لاہور تشریف لائے تھے جہاں آکر بیمار ہو گئے، ابتداء میں آپکی بیماری تشویشناک نہ تھی، لیکن کچھ دنوں سے آپ کی طبیعت بہت کمزور ہو گئی تھی، لاہور کے چھ ماہر ڈاکٹر آپ کا علاج کر رہے تھے، کہ جمعرات کی صبح کو شملہ سے لفٹنٹ کالونل جی ٹی برگ ان کی امداد کیلئے آگئے تھے، لیکن افسوس پیک اجل نے انکی کوششیں ناکام بنا دیں۔ انتقال کی خبر بجلی کی طرح لاہور اور شملہ میں پھیل گئی، اور ہر متنفس غم و اندوہ کا مجسمہ بن گیا، ملک محمد دین صاحب صدر بلدیہ نے اس جانگداز خبر کے سنتے ہی اعلان کر دیا، کہ جمعہ کو ماتم کے طور پر بلدیہ کے دفاتر سکول کارخانے اور دیگر تمام ادارے بند رہیں گے۔

میاں صاحب موصوف کی وفات کا مسلمانوں کو رنج ہونا تو ایک قدرتی امر تھا، مگر ہندو اور سکھ بھی اس افسوس میں برابر کے شریک ہیں کیونکہ مرحوم کی وفات سے ہندوستان ایک بہترین مدبر سے محروم ہو گیا ہے جسکی تلافی بظاہر مشکل نظر آرہی ہے

## عیسائیوں میں چھوت چھات

ضلع ترچناپلی کے موضع وارا گانیری کے رومن کیتھولک کے اونچی ذات کے عیسائیوں نے پاپائے روم کو ایک میموریل بھیجکر ان سے التجا کی ہے کہ " ہم عبادت میں چھوٹی ذات کے عیسائیوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے۔ اور چونکہ یہ حالہ خالص طبیعت کا ہے۔ اس لئے افسران گرجا کو اس میں دخل نہ دینا چاہیئے، میموریل پر دستخط کرنے والوں نے پاپائے روم سے التجا کی ہے کہ پرانے دستور کو بحال رکھا جائے اور ویلال عیسائیوں (اونچی ذات) کی ضروریات کو پہلے پورا کیا جائے اور بشپ کو ایسا کرنے کی بذریعہ بحری تار ہدایت کی جائے" گویا چھوت چھات کے معاملہ میں عیسائی بھی ہندوؤں سے کم نہیں۔ خالص مساوات صرف اسلام میں ہی مل سکتی ہے لہذا جو قوم بھی حقیقی مساوات حاصل کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسٹر ہیرالال گاندھی کے قبول اسلام پر گاندھی جی کے خیالات

(اور)

# مسٹر عبداللہ گاندھی سابق ہیرالال کا جواب

**گاندھی جی** نے اپنے بڑے صاحبزادہ مسٹر ہیرالال گاندھی کے مسلمان ہو جانے کی خبر سُنکر جو بیان شائع کیا ہے اور گاندھی جی کے صاحبزادہ نے اس بیان پر جو اظہار رائے کیا ہے، وہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے، دونوں بیان غور و توجہ سے پڑھنے کے لائق ہیں۔ (ایڈیٹر)

اخبارات سے پتہ چلتا ہے، کہ دو ہفتہ ہوئے کہ میرا سب سے بڑا بیٹا ہیرالال جس کی عمر کے پچاس سال پورے ہونے والے ہیں مسلمان ہو گیا ہے، اور گزشتہ ۲۹ رمئی کو ہیرالال نے بمبئی کی جامع مسجد میں ایک کثیر اجتماع کے سامنے منتظمان جلسہ کی اجازت سے اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا، جس کا غیر معمولی جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا اور جب ہیرالال گاندھی اپنی تقریر ختم کر چکا، تو ہیرالال کے بہت سے مداح اس کے گرد جمع ہو گئے، اور ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کرنے لگے، اگر ہیرالال نے دل سے اسلام قبول کیا ہے اور اگر اس تبدیلی مذہب میں کسی دُنیوی طمع کا ہاتھ نہیں ہے تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے، کیونکہ **میرا اعتقاد ہے کہ اسلام ویسا ہی سچا مذہب ہے جیسا میرا اپنا**۔ لیکن مجھے قطعی شبہ ہے، کہ ہیرالال نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا اور اس تبدیلی مذہب میں خود غرضانہ مقاصد مضمر ہیں۔

---

ہر شخص کو جو میرے بیٹے ہیرالال کو جانتا ہے معلوم ہے کہ وہ سالہا سال سے شراب نوشی کی عادت میں مبتلا تھا اور طوائفوں کے ہاں جانے کا عادی، کچھ سالوں سے وہ دوستوں کی مہربانی پر گزارہ کرتا رہا، جو بلا سوچے سمجھے اس کی امداد کرتے رہے، ہیرالال کچھ پٹھانوں کا بھی مقروض تھا اور پٹھانوں سے اس نے زیادہ شرح سود پر قرض لے لیا تھا، ابھی حال میں اسے بمبئی میں اپنے پٹھان قرضخواہوں سے اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا، اب اس شہر میں وہ نمایاں ہو رہا ہے، ہیرالال کی بیوی نہایت وفادار ہے جس نے اس کی بیوفائی اور اس کے دیگر بیشمار گناہوں کو معاف کر دیا، اس کے تین بڑے بچے ہیں، ان میں دو لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا اور عرصہ سے ہیرالال نے اپنے اہل و عیال کی پرورش کا کام چھوڑ رکھا ہے۔

---

کچھ ہفتے ہوئے ہیرالال نے اخبارات میں ہندو دہرم کے خلاف نہیں بلکہ ہندوؤں کے خلاف شکایت کی تھی اور اس نے عیسائیت یا اسلام قبول کرنے کی دھمکی دی تھی اس خط کے الفاظ سے جو ہیرالال اس مذہب کو قبول کریگا، جو اس کے مذہب اور ایمان کی سب سے زیادہ قیمت ادا کرے گا ایک ہندو دوست کی کوششوں سے ہیرالال کو ناگپور میونسپل کمیٹی میں ایک ملازمت مل گئی تھی، جس کے بعد اس نے اخبارات کو ایک اور خط لکھدیا، جس میں اپنے پہلے مراسلہ کو واپس لے لیا، اور اپنے آبائی مذہب میں اپنا گہرا ایمان ظاہر کیا۔

---

لیکن جیسا کہ واقعات نے ثابت کیا ہے کہ ہیرالال کی مالی ضروریات پوری نہیں ہوئیں، اور اب وہ مسلمان ہو گیا ہے اور بھی ایسے واقعات ہیں جن کا علم مجھے ہے اور جن سے میرے خیال کی تائید ہوتی ہے، جب میں گذشتہ ماہ اپریل میں ناگپور میں تھا، تو ہیرالال مجھ سے اور اپنی ماں سے ملنے کیلئے آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ مختلف مذاہب کے مبلغین اس کے پاس آتے ہیں، اور اپنے اپنے مذاہب کی عظمت بیان کرتے ہیں۔ جس سے خوب لطف رہتا ہے، خدا معجزے دکھا سکتا ہے، دنیا جانتی ہے کہ خدا نے پتھر جیسے سخت دل رکھنے والوں کو بھی تبدیل کر دیا ہے۔ اور لمحہ بھر میں گنہگاروں کو فرشتہ بنا دیا ہے، مجھے اس سے بہت زیادہ خوشی ہوگی اگر ہماری ناگپور کی ملاقات اور جمعہ کے اعلان کے درمیان ہیرالال اپنی پچھلی زندگی پر اظہار افسوس اور ملامت کر کے تبدیل ہو گیا ہو اس نے شراب نوشی اور عیاشی کی بُری عادتوں کو ترک کر دیا ہو۔

---

لیکن اخبارات میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں، ان سے اس سوال پر روشنی نہیں پڑتی، ہیرالال اب بھی اپنی طرز معاشرت میں خوش محسوس کرتا ہے، اگر اس نے اپنی زندگی میں کوئی تبدیلی کی ہوتی تو مجھے مطلع کر کے میرے دل کو خوش کر دیتا۔ میرے سارے بچوں کو خیالات اور عمل کے معاملہ میں مکمل آزادی ہے ان کو یہ تعلیم دی گئی ہے، کہ وہ دوسرے مذاہب کا اسی طرح احترام کریں، جیسے وہ اپنے مذہب کا کرتے ہیں۔ ہیرالال جانتا تھا، کہ اگر وہ مجھ سے کہتا کہ مجھے اسلام میں صحیح زندگی اور امن حاصل ہو گیا ہے تو میں اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالتا، لیکن ہم سے کسی کو بھی حتیٰ کہ ہیرالال کے بیٹے کو بھی جسکی عمر ۲۴ سال ہے اور جو میرے پاس رہتا ہے، اسوقت اس کے متعلق کچھ بھی علم نہیں تھا، جبکہ ہم نے اخبارات میں اسکا اعلان پڑھا۔

وہ مسلمان جو اسلام کے متعلق میرے خیالات سے اچھی طرح واقف ہیں اور جنہوں نے میرے بیٹے کی تبدیلی مذہب پر جوش و خروش اور مسرت کا اظہار کیا ہے، ایک اسلامی انجمن نے مجھے مندرجہ ذیل تار بھی دیا ہے۔

"امید ہے کہ آپ اپنے بیٹے کی تقلید کرتے ہوئے ایک متلاشی حقیقت کی طرح اسلام قبول کریں گے جو دُنیا کا سب سے زیادہ سچا مذہب ہے"

مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے ان سارے واقعات سے تکلیف ہوئی۔ مجھے اس نمائش اور مظاہرہ کی تہ میں کوئی صحیح قسم کا مذہبی جذبہ نظر نہیں آتا، میں محسوس کرتا ہوں کہ جو لوگ ہیرالال کے اسلام قبول کرنے میں کسی طرح بھی ذمہ دار ہیں، انھوں نے ان معمولی تدابیر کو بھی اختیار نہیں کیا، جو انہیں ایسے معاملہ میں احتیاطاً اختیار کرنا چاہیئے تھیں۔

---

ہیرالال کے تبدیل مذہب سے ہندوؤں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے، لیکن اس کے اسلام قبول کرنے سے اسلام میں ایک کمزوری کا ذریعہ داخل ہو گیا ہے، جیسا کہ مجھے خدشہ ہے کہ ہیرالال کی اخلاقی زوال کا وہی حال ہے جو پہلے تھا تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تبدیلی مذہب کا مسئلہ جو انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے خالق کے درمیان - کیونکہ صرف خدا ہی اپنی مخلوق کے دلوں کو جانتا ہے، تاہم میرے خیال میں دل کی صفائی کے بغیر مذہب کی تبدیلی خدا اور مذہب کی ہستی سے انکار کرنا ہے دل کی صفائی کے بغیر مذہب کی تبدیلی کسی خدا پرست کے لئے تاسف کا باعث ہو سکتا ہے، خوشی کا باعث نہیں -

---

اپنے بے شمار مسلم دوستوں سے ان چند الفاظ کے کہنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ اسکی پچھلی زندگی کی روشنی میں ہیرالال کا امتحان کریں، اور اگر وہ اس نتیجہ پر پہونچیں کہ اس کے اسلام قبول کرنے میں روحانی اثر نہیں ہے، تو وہ اسے صفائی سے بتادیں اور اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کردیں، اور اگر انہیں یہ محسوس ہو کہ ہیرالال میں صداقت کا جذبہ موجود ہے تو وہ اس کو طمع اور لالچ سے بچائیں، تاکہ اس جذبہ کے ماتحت وہ سماج کا خدا سے ڈرنے والا فرد بن جائے، اُنہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کثرت عیاشی کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو چکا ہے اور اس کے اندر سے بُرائی اور بھلائی اور باطل کی جانچ کرنے کی صلاحیت مفقود ہو گئی ہے، مجھے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ ہوگی، کہ عبداللہ کے نام سے موسوم ہوتا ہے یا ہیرالال کے نام سے، بشرطیکہ وہ خدا پر سچائی سے ایمان لے آئے، دونوں باتوں کے معنی ایک ہی ہیں -

---

## مسٹر عبداللہ گاندھی کا جواب

مسٹر ہیرالال گاندھی نے اپنے والد کے مندرجہ بالا بیان کا جواب بمبئی کے ایک عظیم الشان جلسہ میں دیا، جو بمبئی کی ۶۳ اسلامی انجمنوں کے زیر حمایت منعقد ہوا تھا، اور جس کی صدارت کے فرائض نواب عبدالواحد خاں صاحب نے انجام دئے تھے، جواب کا انداز مہذب و شائستہ تھا مسٹر عبداللہ گاندھی نے کہا :-

" آپ صاحبان نے اخبارات میں پڑھ لیا ہوگا کہ میرے باپ نے میرے خلاف کیا کیا اعتراضات کئے ہیں، میرے باپ کا بیان ہے، کہ اگر میں نے صمیمیت قلب سے اسلام قبول کیا ہے تو انہیں (میرے باپ کو) اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا - اس کے علاوہ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اسلام کو بھی ہندو مذہب کی طرح ایک سچا مذہب خیال کرتے ہیں مگر میں یہیں ان سے اختلاف کرتا ہوں، میں اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے برابر نہیں سمجھتا، میں عوام الناس پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے ذاتی اغراض کی بنا پر اسلام قبول نہیں کیا، میں اس لئے حلقہ بگوش اسلام ہوا ہوں کہ میں اسے ہندو مذہب سے بہتر خیال کرتا ہوں، کیا میں مسلمانوں سے دُنیوی انعام کی خاطر اسلام میں آیا ہوں ؟ کیا مجھے توقع ہے کہ مسلمان میری قبر پر تاج محل جیسی عمارت بنادیں گے، میں تو اپنی نجات کیلئے اسلام میں آیا ہوں اور مجھے یہی دین عملی حیثیت سے انسانیت کے لئے مفید نظر آیا ہے، مجھے صرف دو روٹی اور معمولی کپڑا درکار ہے، اور میں اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہوں ایسے مواقع پر اغیار کی جانب سے اعتراضات کی بوچھاڑ خلاف توقع نہیں مگر عجیب یہ ہے کہ سب سے پہلا اعتراض میرے اپنے والد کی طرف سے کیا گیا ہے، اگر میں اپنے باپ کے اعتراضات کا جواب دینا چاہتا تو میں بہر حال مسکت جواب دے سکتا تھا، مگر چونکہ وہ میرے والد ہیں، اس لئے احتراماً میں ان کے اعتراضات کا اس پیرائے میں جواب دینا نہیں چاہتا جس پیرائے میں کہ اُنہوں نے اعتراضات کئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ گاندھی جی کو یہ شکایت ہے کہ میں نے قبول اسلام سے پہلے ان کو خبر کیوں نہیں دی اور مشورہ کیوں نہیں کیا، لیکن اس الزام کا جواب خود گاندھی جی کے بیان میں موجود ہے، اگر میں ان سے مشورہ کرتا تو وہ اسی قسم کی منطق پیش کرتے کہ اسلام اچھا ہے مگر ہندو دھرم بھی تو بہت اچھا ہے، اور مجھے ان کا پُرانا تجربہ ہے کہ ان کی بیرسٹری کی عادت نہیں جاتی اور وہ میرے اوپر منطق اور مکر و ریا کے جال ڈالنے کی کوشش کرتے -

---

میں اس امر کے اظہار کرنے میں دریغ و تامل نہیں کر سکتا، کہ دوسروں کو پرکھنے کے متعلق میرے باپ کا قائم کردہ معیار عجیب غریب ہے، اگر ہم ان کے معیار کو تسلیم کریں تو عیسائی اور مسلمان کسی صورت میں بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتے، ایک وقت تھا کہ میرے باپ نے اس معیار کا اعلان بھی کیا تھا کہ دودھ پینا بھی گناہ ہے، میں نے اس معیار کی خلاف ورزی کی تھی، چنانچہ مجھے گنہگار قرار دیا گیا تھا -

میرے باپ نے مجھ پر یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ میں شراب پینے کا عادی ہوں، میں اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ مجھ میں بہت بڑی کمزوری ہے، چنانچہ یہی کمزوری میرے مخالفین کیلئے موجب اعتراض بھی ہے، مگر میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں قرآن حکیم کے احکام کے مطابق عمل کرونگا -

---

مندرجہ بالا بیان کے علاوہ **مسٹر عبداللہ گاندھی** نے بمبئی میں پریس کے ایک نمائندہ کو ایک اور بیان بھی دیا ہے جو بہت وضاحت کے ساتھ ان کے مقصد کو ظاہر کرتا ہے - یہ بیان حسب ذیل ہے :-

" میرے والد نے مجھ پر جو الزامات عائد کئے اور مجکو جس بُری طرح بدنام اور رسوا کرنے کی کوشش کی اس پر میں ان کا ممنون ہوں، میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ آج میں ان کے بیان کے جواب میں ہرگز لب کشائی کی جرأت نہ کرتا اگر اُنہوں نے یہ نہ لکھا ہوتا کہ دُنیاوی مفاد اور زائل شدہ وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کی غرض سے میں نے ہندو دھرم سے کنارہ کشی اختیار کرکے اسلام قبول کیا - اللہ علیم ہے کہ کن جذبات کے ماتحت میں اس مذہب کو ترک کرنے پر مجبور ہوا کہ جس کے آغوش میں میں نے دُنیا میں قدم رکھا تھا جس کے اصولوں کی مجھ کو بچپن ہی سے تعلیم دی گئی اور جس پر میں اپنی عمر کے ایک بڑے حصہ تک نہایت عقیدت اور خلوص کے ساتھ قائم رہا - مگر اللہ کا احسان ہے، کہ اس نے مجھ کو نیک اور بد میں شناخت کی توفیق عطا فرمائی اور مجکو اخلاقی جرأت عطا فرمائی، کہ میں نے ہزارہا اشخاص کے اجتماع میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، اب سوال یہ ہے کہ آیا میری ذات سے اسلام کو کوئی فائدہ پہنچے گا یا نقصان - اس کے جواب میں میں صرف اسقدر عرض کروں گا کہ اسلام وہ عالمگیر مذہب ہے کہ جس کو کوئی فرد واحد تو کیا دُنیا کی متحدہ قومیں بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں - جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے، میں یہ عرض کروں گا، کہ اگرچہ **میں مسلمان پیدا نہیں ہوا مگر انشاءاللہ مسلمان مرونگا** اور میری زندگی کا ہر ہر لمحہ خدمت اسلام کیلئے وقف ہوگا، مجکو اس کی پروا نہیں - کہ میرے خلاف کیا کہا جا رہا ہے میں اس سے بھی واقف ہوں کہ ہندو پریس میرے خلاف نہایت مہلک پروپیگنڈا کر رہا ہے مگر مسلمان ہونے کے بعد میری قلبی کیفیت اور میری ذہنیت میں جو تغیر پیدا ہو گیا اس کی بنا پر میرا قلب ان اثرات کو قبول کرنے پر تیار نہیں - پہلے میرا ارادہ یہ ہوا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ گوشہ نشینی کی زندگی بسر کروں یا حجاز مقدس میں جاکر اپنی زندگی کا بقیہ حصہ گزار دوں، مگر پھر سکون قلب کے ساتھ غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ **مجکو میدان میں آکر کام کرنا چاہیئے** - اور اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کی خدمت کو پورے انہماک کے ساتھ انجام دینا چاہیئے، اس سلسلہ میں مجکو یہ عرض کرنا ہے، کہ میں سب سے پہلے اپنے گھر کی حالت کو درست کرنے کی کوشش کروں گا، مجکو امید اور قوی امید ہے کہ میرا بچہ کانتی لال گاندھی جو کہ ماشاء اللہ بہت ہوشیار اور سمجھدار ہے وہ بلا کسی دقت کے مسلمان ہو جائیگا - میری بیوی جو کہ میرے والد گاندھی جی کے اثر میں ہے اس کو مسلمان بنانے میں مجکو دشواریاں ضرور پیش آئیں گی، مگر اللہ کی ذات سے امید ہے کہ حق کی فتح ہوگی، **میں گاندھی جی سے بھی ملتا رہونگا اور ان کو بھی مسلمان بنانیکی کوشش کرونگا** - اللہ میری مدد کرے میں عنقریب زیارت بیت اللہ کو جانے والا ہوں -

مجھے امید ہے کہ میرے مسلمان بھائی میرے لئے دعا کریں گے -

---

# مصر میں جاکر دولت کماؤ

مصر میں جتنے ہندوستانی تجارت کے لئے گئے ہیں اگرچہ ان کی تعداد قلیل ہے لیکن سب کے سب کامیاب اور خوشحال ہیں - حالانکہ وہ ہندوستان سے انتہائی فلاکت اور بے سروسامانی کے ساتھ آئے تھے، حاجی عبدالکریم صاحب عتیق ریشمی رومالوں کی تجارت کرتے ہیں آج کل وہ لکھ پتی سوداگر ہیں، ان کا بیان ہے کہ مصر میں جب وہ پہلے پہل آئے تھے تو ہوٹل میں ٹھہرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے تھے، ایک دوسرے تاجر کا بیان ہے کہ وہ اس قدر تنگدست تھا، کہ بصرہ سے قاہرہ تک پیدل سفر کر کے ایک ہندوستانی خانقاہ میں قیام کرنے پر مجبور ہوا تھا، حاجی عبدالکریم صاحب نے (جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے) اسے اپنی ضمانت پر چند رومالوں کا مال دلا دیا - جس کو اس نے بیچنا شروع کر دیا - چنانچہ وہ تھوڑی مدت میں کافی مالدار ہو گیا -

بمبئی سے ایک سقیم الحال لڑکا دوران جنگ میں مصر چلا آیا - جس شخص کے ہاں وہ مقیم ہوا، اس نے تین روپیہ کے رومال اور موزے اسے لے دیئے - جن کو لے کر وہ بعد از مغرب باہر چلا جاتا، اور ۱۰ بجے واپس آجاتا، دو چار گھنٹوں میں وہ روزانہ ۱۲ر کما لیتا - چنانچہ چند ماہ میں اس کے پاس بہت سے طلائی پونڈ بھی جمع ہو گئے اور مال سے بھی الماری بھری ہوتی تھی جو اس کی اپنی ملکیت تھی - تجربہ شاہد ہے کہ محنتی اور جفاکش تاجر بغیر کسی پونجی کے صرف دس سال میں ایک لاکھ روپیہ کما سکتا ہے - بشرطیکہ تاجرانہ اصول اور دیانتداری سے کام لیا جائے -

## سلیم و سمعان کی مثال

سلیم و سمعان صیدنادی دو یہودی بھائی تھے، جو ۱۸۵۶ء میں دمشق میں پیدا ہوئے - ان کا باپ دلال تھا، ۱۸۷۷ء میں یہ دونوں بھائی انتہائی افلاس اور محتاجی کی حالت میں مصر آئے اور ۲ سال تک محنت مزدوری کرنے کے بعد اپنا مستقل کاروبار جاری کرنے کے قابل ہو گئے، ۱۸۷۹ء نے انہوں نے ایک چھوٹی سی دکان سلیم و سمعان صیدنادی کے نام سے قاہرہ میں کھول دی - اتفاق سے مصر کے امیر کبیر مصطفےٰ فاضل پاشا کے گھر کی خادمہ ان کی دکان سے کچھ سودا لے گئی اور قیمت غلطی سے ۱۵ر کی بجائے ۱۶ر دے گئی - اگلے روز وہ پھر سودا سلف خریدنے آئی تو مذکورہ بالا تاجروں نے فاضلہ رقم واپس کر دی، نیز غلطی کیلئے معافی مانگی - خادمہ یہ دیکھکر حیران رہ گئی - اس نے سارا قصہ اپنے آقا سے بیان کیا - اس دیانتداری کا نتیجہ یہ ہوا کہ قاہرہ میں ان یہودیوں کی بڑی نیکنامی اور شہرت ہو گئی، تمام مصریوں کو ان پر پورا اعتماد ہو گیا، اور تھوڑی سی مدت میں وہ مصر کی سب سے بڑی لمیٹڈ کمپنی بن گئی - آج قاہرہ میں متعدد شاخوں کے علاوہ اسکندریہ - مانچسٹر - لیون - پیرس اور یورپ کے کئی بڑے بڑے شہروں میں اس کی شاخیں قائم ہیں اس وقت ان یہودیوں کا سرمایہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ ہے جو گھر سے بھوکے اور ننگے مصر میں آئے تھے - منافع کی رقم سے وہ سالانہ ۵ فی صدی غربا اور مساکین میں بطور خیرات کے تقسیم کرتے ہیں جو ۳۰ ہزار سے کم نہیں ہوتا -

مصریوں کی معاشرت اور تمدن اس قسم کا ہے کہ وہاں ہر قسم کا مال کھپ سکتا ہے - چونکہ مصری جدت پسند ہیں اسلئے نئی اور انوکھی چیزیں وہاں فوراً مقبول عام ہو جاتی ہیں ایک ہندوستانی نے ہندوستان کے چھپے ہوئے دستر خوان جن پر اشعار مرقوم ہوتے ہیں - وہ ہاتھوں ہاتھ بارہ بارہ آنہ فی دستر خوان کے نرخ سے بک گئے، لیکن ان کو بجائے میز کے سر پر لپیٹ کر بازاروں میں پھرنے لگے - یہی حال ہندوستانی لحاف اور رضائیوں کی فردوں کا ہوا، سوداگروں نے منہ مانگے دام لئے مگر ان سے پلنگ پوشوں کا کام لیا گیا اگر ہندی تاجر لحاف تیار کر کے بھجواتے تو انہیں زیادہ نفع اور مال کو زیادہ قبولیت حاصل ہوتی - دولت کی افراط نے مصریوں کو بالکل مبہوت کر دیا ہے - وہ قیمتی سے قیمتی اشیاء خریدنے میں بڑا فخر سمجھتے ہیں - یورپین سوداگر اس راز سے بخوبی واقف ہیں - اس لئے وہ معمولی سے معمولی اشیاء بڑی گراں قیمت پر بیچتے ہیں - مصریوں کو ہندوستانیوں کے ساتھ بڑا حسن ظن ہے - وہ انہیں ایماندار اور نیک خیال کرتے ہیں - مصر میں ہندوستانی جائے، پھل - گیہوں، چاول اور مصنوعات بآسانی رواج پا سکتے ہیں - مصر میں صرف مسور کی دال پیدا ہوتی ہے - اس لئے ماش - ارہر - اور دیگر ہندوستانی دالیں کافی نفع پر فروخت ہو سکتی ہیں -

ہندوستانی پھلوں میں آم کی تجارت بڑی نفع بخش ہوگی خدیو اسمعیل پاشا کی کوشش سے مصر میں آم پیدا ہوتا ہے لیکن بدمزہ اور بدذائقہ - اگر ہندوستان کا شیریں اور خوشذائقہ آم مصر پہنچ جائے تو ایک ایک دانہ بارہ بارہ آنہ میں بآسانی بک جائے، آٹھ آٹھ آنہ میں ایک ایک دانہ کا بک جانا معمولی بات ہے - علاوہ بریں قلم آم کی تجارت کیلئے بڑا میدان ہے - ایک ایک پودا سو سو روپیہ میں بک سکتا ہے بلکہ ٹھیکے یا ملازمت پر باغ لگانے کے مواقع بھی موجود ہیں

آم کی چٹنی - اچار - مربے اور امرس کی تجارت میں تو چنداں زحمت نہیں ہے - بشرطیکہ ان کو خوشنما بوتلوں اور مرتبانوں میں صاف ستھرے طریق پر پیش کیا جائے ملک شام میں زرد آلو کا رس جمایا جاتا ہے - جو مصر میں آکر ہاتھوں ہاتھ بک جاتا ہے - آمرس اس سے بدرجہا زیادہ اچھا ہوتا ہے اگر وہ مصر میں پہنچ جائے، تو زرد آلو کا رس مات ہو جائے۔

سوہن حلوہ کے بکنے کا مصر میں بڑا وسیع میدان ہے کیونکہ مصری شیرینی کے بڑے شوقین ہیں - ہر مصری کے دستر خوان پر شیرینی ضرور موجود ہوتی ہے :

---

**اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے!**

ایکماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے - محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ :- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تحریکِ اتحادِ اسلامی

(از سید کشفی شاہ صاحب نظامی)

جناب سید صاحب موصوف جو تبلیغ اور اتحاد اسلامی کیلئے اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے ہیں، انہوں نے مذکورہ بالا عنوان سے ایک قیمتی رسالہ شائع کیا ہے اور آپ یہ رسالہ صرف اس وعدہ پر ہر ایک شخص کو مفت بھیجنے کیلئے تیار ہیں کہ وہ اس رسالہ کو ۱۰ مسلمانوں کو پڑھ کر سنائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ سید کشفی شاہ نظامی پوسٹ بکس ۳۲۶ رنگون

اس رسالہ کا کچھ اقتباس درج ذیل ہے:۔

**مسلمانو! ایک ہو جاؤ۔** خادم سیرت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے اسلام کے ہر ایک فرزند سے اپیل کی جاتی ہے کہ خواہ وہ کسی فرقے کا ہو جس نے زبان اور دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کر لیا، ان تمام کو خدا وحدہٗ لاشریک اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پکارا جاتا ہے، کہ اگر ان کے دل میں ملت اسلامیہ کا درد ہے تو وہ اپنے تمام اختلافات خواہ کچھ ہی ہوں مٹا کر کے ایک ہو جائیں جس طرح غازی مصطفٰے کمال پاشا اتاترک نے ترکی، ایران، عراق اور افغانستان میں اتحاد اسلامی کی لہر دوڑا دی ہے، اور تمام فرقہ بندیوں کو دور کر دیا ہے، ایسے ہی اے **ہندوستان کے مسلمان** اپنے تمام جھگڑوں کو ختم کر دے، فرقہ بندی کو دور کر دے، خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ کر کے ایک ہو جا، اگر آج اسلامی حکومتیں ایک مرکز پر اکٹھی ہو رہی ہیں، تو ہندوستان میں اسلام کا نام بلند کرنیوالے مسلمانو تم سے بھی اپیل کی جاتی ہے، کہ ان سب فرقہ بندیوں کو توڑ کر ایک ہو جاؤ، اغیار ہندوستان سے تم کو مٹانا چاہتے ہیں، اغیار کہتے ہیں کہ تجھ کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہند کے مسلم تیرا فرض ہے کہ ایسا کہنے والوں کو بھی تو سینہ سے لگا لے، تو ان کو اتحاد عمل کی دعوت دے مگر یہ اسی وقت ہو سکے گا، جب تو فرقہ بندیوں کی دلدل سے باہر نکل آئے گا۔ **یا خدا!** ہندوستان کے مسلمانوں کو عقل و حکمت عطا کر تا کہ یہ اپنے اختلافات کو مٹا کر ایک ہو جائیں۔

**مسلمانو! اتحاد کی طرف آؤ۔** جس طرح قرن اول میں بھائی بھائی تھے، آج بھی اس پر عمل کر کے ایک ہو جاؤ، اگر ایسا کرو گے تو تمہاری ذلت دور ہو جائے گی، تم میں قوت روحانی پیدا ہو جائیگی۔ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔

نفاق کی آگ کو اتفاق کے پانی سے بجھا ڈالو، جو اتحادِ ملت کو توڑ کر نااتفاقی کی طرف جائے گا۔ اس کو نفاق کی آگ جلا ڈالے گی، فرقہ بندیوں کا خاتمہ کر دو تا کہ ملت اسلامیہ میں قرن اوّل کی زندگی پیدا ہو۔

**مسلمانو! متحد ہو جاؤ۔** ورنہ یہ پھوٹ یہ نااتفاقی تم کو بزدل بنا دے گی۔ اور تمہاری طاقت پارہ پارہ ہو جائیگی۔ کیا نااتفاقی کے باعث ایسا نہیں ہو رہا ہے، کیا مسلمانوں کو نااتفاقی نے تباہ و برباد نہیں کیا، کیا اسی نااتفاقی اور اختلافات نے مسلمانوں کو ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور نہیں کیا، پھر اے مسلمانو! کب تک نااتفاقی کی زندگی بسر کرتے رہو گے۔ کب تک اسی آگ سے کھیلتے رہو گے، اپنے تفرقے مٹا دو اور متحد ہو جاؤ۔

**مسلمانو! اتحاد کر لو۔** اگر مسلمانوں کا اتفاق ہوتا، اگر مسلمان آپس میں بھائی بھائی رہتے تو دنیا کا امن برباد نہ ہوتا اور دنیا میں فتنہ و فساد برپا نہ ہوتا، کیونکہ قدرت ربانی نے مسلمانوں کو امن، صلح اور آشتی کا سبق دیا ہے، مگر مسلمانوں میں نفاق پیدا ہو گیا، مسلمان بزدل ہو گئے۔ ان کی ہوا اکھڑ گئی۔ انہوں نے اس سبق کو بھلا دیا جو قرن اول میں ہادی عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا، کہ تم بھائی بھائی ہو، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے، جب اس سبق کو بھلا دیا تو دوسری قومیں ان پر غالب آ گئیں، اور دنیا کا امن و امان برباد ہونا شروع ہو گیا،

مسلمانو! اب بھی ایک ہو جاؤ اور دنیا میں امن و امان کا نقارہ بجا دو۔

**مسلمانو! خدا نااتفاقی کو پسند نہیں کرتا۔** اپنے تمام تفرقے مٹا ڈالو، اپنے ذاتی اختلافات ہوں، یا ذاتی جھگڑے ان کو ترک کر دو، تمہارا خدا ایک وحدہٗ لاشریک ہے، تمہارا رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تم کو سبق ایک قرآن مجید کا دیا گیا ہے، تمہارا کعبہ ایک بیت اللہ شریف ہے، آؤ تم بھی ایک ہو جاؤ، تا کہ نااتفاقی جو تم کو بزدل بنا رہی ہے دور ہو جائے۔

**مسلمانو! بقا کی زندگی لے لو۔** دنیا نزع کی حالت میں ہے، سکرات اس پر طاری ہو چکی ہے، اگر مسلمان متحد ہو گئے اگر مسلمانوں نے اتفاق کر لیا، اور مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو گئے اگر مسلمانوں نے اپنے تفرقے مٹا ڈالے تو مسلمانوں کو بقا کی زندگی حاصل ہو جائے گی۔ جس کے بعد دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا اور دنیا دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

**مسلمانو! تفرقے مٹا ڈالو۔** اس سے بڑھ کر کوئی ذلت نہیں ہے، کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ یا آپس میں نااتفاقی پیدا کریں اور اغیار کا شکار بن جائیں۔

تمام اندرونی تفرقے یا آپس کے فروعی اختلافات اور فرقہ بندیوں کو ترک کر دو تا کہ ذلت دور ہو۔

**مسلمانو! اتفاق میں رحمت ہے۔** جب مسلمانوں میں اتفاق کی روح پیدا ہو جائے گی، جب مسلمان اخوت المومنین پر عمل شروع کر دیں گے، جب مسلمان خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ لیں گے، تو رحمت الٰہی کا نزول ہو گا، کامیابی حاصل ہو گی ذلت دور ہو جائے گی، دنیا پھر دوبارہ اخوت و مساوات کا سبق یاد کر لے گی۔ اور ذلت سے دنیا کو نجات حاصل ہو گی، مسلمانو! رحمت الٰہی کی طرف آؤ۔

**تمام کلمہ گو بھائی بھائی ہیں۔** اسلام سے قبل عرب کے جاہل ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، ایک گروہ دوسرے کو ہر وقت تباہ کرنے کیلئے فتنے پیدا کیا کرتا تھا، اسلام نے ایسا جلوہ دکھایا کہ صدیوں کی عادتیں دور ہو گئیں، اور ہر ایک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا بھائی بھائی ہو گیا۔

آج بھی مسلمانوں کو جہالت نے گھیر رکھا ہے، اب ان کو اسلام کی پاکیزہ روشنی کی طرف دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے تفرقے مٹا ڈالو، حسد۔ بغض۔ عناد ترک کر کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ تا کہ دنیا میں پھر دوبارہ اتحاد اسلامی قائم ہو جائے۔

**مسلمانو! خانہ جنگی ترک کر دو۔** قرآن شریف میں بار بار ایسی قوموں کا ذکر آیا ہے۔ جو کہ آپس کی نااتفاقی اور اغراض پرستی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئی تھیں، یہ اسلئے ہے تا کہ مسلمان خانہ جنگی میں مبتلا نہ ہوں۔

مگر آج ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان خانہ جنگی اور اغراض پرستی میں مبتلا ہیں اور اسی باعث ان پر تباہی و بربادی کے بادل امنڈ امنڈ کر آ رہے ہیں، اگر مسلمان اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں، تو ان کو خانہ جنگی ترک کر دینا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۶ء

جلد ۲۵ نمبر ۲۳

# اچھوتوں کی بھلائی کس دہرم کے اختیار کرنے میں ہے

(از جگناتھ پرشاد کھٹک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ لکھنؤ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اور ان کو ایسا کر بھی دینا چاہئے کیونکہ آپستھنہ سمرتی ادھیائے ص۸ شلوک ۶ میں یہ ہے کہ اگر برہمن شدر کے یہاں ایک مہینہ تک برابر کھانا کھائے تو اس کو ...... نجس جانور کا جنم ملے گا۔

اس کے علاوہ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ :۔

" شدر کا ان کھانیوالا دوزخ میں جاتا ہے "

اور ویاس سمرتی شلوک ص۶۴-۶۵ میں یہ ہے کہ :۔

" شدر کا ان جسم میں رہتے ہوئے جو برہمن مر جائے تو اس کا جنم سؤر کا ہوتا ہے "

مالوی جی ہوں یا گاندھی جی جو بھی ورن آشرم اور آواگون تناسخ کو مانتا ہے، اس کو کسی طرح سے بھی اچھوتوں کی ہمدردی نہ کرنا چاہئے۔ جبکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگلے جنم کی سزا میں اچھوتوں کے ساتھ آریہ ہندو یہ سختیاں اور زیادتیوں کے ساتھ ظلم کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ سزا دینے میں وہ اپنے ایشور کا ہاتھ بٹا کر ایک نیک کام کریں گے۔

اسی لئے تو ہمارے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار کا یہ کہنا ہے کہ ہندو اچھوت پن اور جات پات کے مسئلہ کو مٹا نہیں سکتے ہیں اگر آریہ، ہندو اور تمام وہ لوگ جو کہ آواگون اور ویدک دھرم کو مانتے ہیں۔ وہ اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملائیں تو شروع سے لے کر آخر تک تمام کا تمام ہندو دھرم ان کو بدلنا پڑے گا۔ کیونکہ اوشنسی سمرتی شلوک ص۸ تا ص۱۵ میں صاف یہ لکھا ہوا حکم ہے کہ :۔

(اچھوت) چنڈال گلے میں چمڑے کا پٹہ اور کوکھ میں جھاڑو باندھ کر دوپہر کے وقت گاؤں میں صفائی کرنے کو جائے، میلا وغیرہ اٹھائے اور اس کے بعد پھر گاؤں میں نہ جائے اور سنسان جنگل میں وہ اپنا مکان کچا اور پھوس کا بنا کر رہے اور جو اس حکم کو نہ مانے وہ قتل کر دیا جائے "

## مسلمان اور کائستھ بھی شدر ہیں ویاس دیوجی مہاراج

اپنی سمرتی میں لکھتے ہیں کہ کائستھ، اہیر، بڑھئی، نائی، کمہار، گوالے، مالی اور جو گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ (اس میں مسلم مسیحی اور کچھ اچھوت ذاتیں بھی ہو سکتی ہیں) ان سب کے متعلق یہ ہے کہ ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد نہانا چاہئے، اور سورج کو دیکھنا چاہئے، لکھت سمرتی شلوک ع۸۱ میں ہے کہ

" اگر کوئی برہمن چنڈال اچھوت کے گھڑے کا پانی پی لے تو اسیوقت قے کرنا چاہئے، اور برت (روزہ) رکھ کر اس پانی کا خاتمہ کرنا چاہئے "

گوتم سمرتی ادھیائے ص۱۲ میں یہ ہے کہ :۔

" اگر شدر سخت کلامی سے بولے تو زبان کاٹ دیجائے اور اگر وہ ........................

اور اگر وید کو پڑھے تو زبان کٹوا دی جائے، سُن لے تو کان میں سیسہ اور لاکھ بھروا کر بہرا بنا دیا جائے اور شدر کو اگر کوئی آریہ لکھائے پڑھائے تو وہ چنڈال ہے "

آج کل ہندو اخباروں میں بہت خبریں ایسی نکلتی ہیں کہ اچھوت کی لڑکی کے ساتھ کسی اونچ جات کہنے والے آریہ ہندو نے شادی بیاہ کر لیا۔

کیا خوب، یہی اچھوت اودھار ہے اسی کے ساتھ یہ کوئی نہیں کہتا اور نہ کر کے دکھاتا ہے کہ غریب اچھوت لڑکے کے ساتھ کسی سیٹھ، ساہوکار، یا مہنت جی نے اپنی لڑکی دیکر بیاہ شادی کر دی ہو، بڑے بڑے وہ لیڈر جو جات پات توڑک منڈل اور آریہ سماج کے جلسوں اور کانفرنسوں میں اچھوتوں کی زبانی ہمدردی میں دفتر کھول دیتے ہیں، لیکن جب شادی بیاہ کا وقت آتا ہے تو پھر یہ سب ڈرامہ بھول کر اپنی برادری جات شرما، ورما، گپتہ کی تلاش ہوتی ہے، یہ دنیا عمل کی جگہ ہے، خالی باتوں یا " مہاتما " جیسا سینماؤں میں فلم دکھا دینے اور اس میں مالوی جی کے لکچر دیدینے سے اچھوت اودھار ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔

## اچھوت اودھار کرنیوالوں کو سزا ملیگی۔ انگوس سمرتی میں

ہے کہ ایک مہینہ تک جو شدر کے یہاں آریہ ہندو کھانا کھائے تو وہ اسی جنم میں شدر ہو جائے گا۔ اور اگلے جنم میں ...... ہو جائے گا، شدر کا ان کھانا، اس سے میل جول بڑھانا اس کے ساتھ بیٹھنا اُٹھنا، اور شدر سے کچھ سیکھنا نہ چاہئے۔

چنانچہ اچھوتوں کے مشہور لیڈر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر جی بیرسٹرایٹ لا، ممبر کونسل و پرنسپل "لا" کالج بمبئی کو شروع شروع میں جب انگو گورنمنٹ نے لا کالج کا پرنسپل بنایا تو اسوقت بہت سے آریہ ہندو طالب علموں نے پڑھنے سے انکار کر دیا تھا، اور یہ وہ طالب علم ہوتے ہیں، جو پہلے گریجوایٹ ہوتے ہیں اس کے بعد اس کالج میں قانون پڑھ کر وکیل بننے آتے ہیں۔

آلستینہ سمرتی کا حکم شلوک ۲۰ میں یہ ہے کہ مصیبت کے وقت بھی اگر برہمن کسی شدر کے یہاں کھانا کھالے تو اس کی شدھی سو بار وید منتر پڑھنے سے کی جائے۔ اور بغیر جانے بوجھے لاعلمی میں کوئی برہمن شدر کے یہاں کا ان یا پانی کھا پی لے، تو اس کی شدھی دس دن تک ...... بیتا، جو کھانا اور برہمنوں کو دان خیرات دینے سے ہوتی ہے، اگر کسی برہمن کے گھر شدر کسی طرح سے چلا جائے، تو اس کے گھر کے مٹی کے برتن پھوڑ ڈالے جائیں کپڑوں کو دھویا جائے، گڑ، کپاس، اناج، گھی، تیل وغیرہ کو جلا ڈالا جائے اور مکان کو صاف کرا کر گوبر لیپ دیا جائے، تین سو گائیں اور ایک بیل برہمنوں کو خیرات میں دیا جائے، (پاراشر سمرتی شلوک ۹)

اب اگر کوئی آریہ ہندو جو اپنے دھرم پر چلتا ہو یا چلنے کی کوشش کے ساتھ اپنے دھرم سے پریم و محبت رکھتا ہو اچھوت اودھار، دلت سدھار، ہریجن سیوک کا طرفدار ہو تو وہ اپنے دھرم کے خلاف مہا پاپ کرتا ہے جس میں اس کو سخت سزا دیجائے گی۔ اسلئے ہندو کوئی آج تک عملی صورت میں برابری، بھراتری، مساوات نہ دکھا سکے، حالانکہ کانگرس کو پچاس سال ہوئے، آریہ سماج کو ۵۰ سال سے زائد اور برہمو سماج کو ستر سال ہوئے، لیکن کسی کو کامیابی نہ ہوئی اور اس ناکامیابی کی وجہ یہ ہے۔

## آریہ سماج اچھوتوں کا دوست بنکر دشمنی کرتا ہے

سوامی دیانند سرسوتی جنہوں نے آریہ سماج بنا کر ہندوؤں میں ریفارم سدھار کی کوشش کی، لیکن " اچھوتوں " کے متعلق جو کچھ کام کیا اس میں صرف ہندوؤں کی بھلائی کا خیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھا، کیونکہ مسلمانوں کے وقت سے اچھوتوں نے اپنی زندگی بنانے کی طرف توجہ کی، اور انگریزی زمانہ میں ترقی کرنا شروع کردی - اسلئے موجودہ وقت میں کس طرح سے اچھوتوں کو پھنسائے رکھیں، اس پالیسی پر سوامی دیانندجی نے آریہ سماجیوں کو ایک طریقہ بتا دیا۔

اور کیوں نہ سوامی جی ایسا کرتے جب کہ وہ خود بھی "برہمن" تھے، ویدوں کو ماننے والے، وَرن آشرم کو قائم رکھنے والے اور "آواگون تناسخ" کی گاڑی کو چلانے والوں میں سے تھے، بہت سال تک آریہ سماج نے یہ بتا کر اچھوتوں کو بھسلا رکھا کہ ہم تمہاری ترقی کیلئے اور تمام انسانی حقوق دلانے کے لئے ہندؤوں سے کوشش کر رہے ہیں، گورنمنٹ اسکول، کالج، کرسچین اسکول، اور اسلامی مدرسوں و کالجوں کے ذریعہ جو اچھوت پڑھ لکھ کر قابل ہوئے تھے، ان کو آریوں نے "مہاشہ جی مہاشہ جی" کہنا شروع کیا اور یہ کہا کہ اپنے کو چھتری، ویش، کائستھ کہا کرو، اس میں صرف مردم شماری میں تعداد ورن آشرم ماننے والوں کی تو زیادہ ہوگئی اور اچھوتوں کی تعداد بھی کم ہوگئی جس میں کافی ملکی فائدہ آریہ ہندؤوں کا ہوا، اچھوتوں میں جو کوئی قابل ہوا وہ اپنی ذات کو چھپا کر مہاشہ جی مہاشہ جی صرف کہلانے لگا - اور اس کی بیاہ شادی یا اس کے بچوں کی جب ہو تو کوئی آریہ سماجی تیار نہیں ہوتا ہے، اور بہت سے آریہ سماجی تو کھانے پینے میں بھی بہت پرہیز کرتے ہیں، چنانچہ اسوقت جسقدر اچھوت لیڈر ہیں قریب قریب یہ سب آریہ سماج کو چھوڑ کر آئے ہیں، آریہ سماج کے بھید بھاؤ چھوت چھات ذات پات کا عملی برتاؤ کا ذاتی تجربہ ان کو ہے۔

اکثر اخباروں میں وہ اپنے دکھوں کا حال لکھتے ہیں جس میں آریہ سماج کی زبانی ہمدردی کی پول ہوتی ہے، پبلک میں خبر آنے سے بعض برہمن آریہ سماجی بہت سخت ناراض ہوتے ہیں، اور غریب اچھوت جو آریہ سماج کی اصلاح چاہتا ہے، اسی کو دبانے کی کوشش بذریعہ دباؤ کی جاتی ہے۔

**آریہ سماجیوں کو چیلنج** - سوامی دیانندجی کو آریہ سماجی چاہے رشی کہیں یا مہرشی - لیکن تھے تو وہ پنڈت جی برہمن اور انہوں نے یہ دیکھا کہ تعلیم عام ہوتی جارہی ہے، لہٰذا "برہمن ازم" کو مدت تک قائم رکھنے کیلئے کچھ پالیسی سے کام لینا چاہئے اور یہی انہوں نے کیا، ان کی زندگی بھر میں نہ کسی آریہ ہندو نے کیا، اور نہ خود سوامی جی ہی کہیں اچھوتوں کے ساتھ گلے ملے تا کھان پان کیا ہو، سوامی جی کی کتاب سنسکار ودھی صد ۱۱۳ میں یہ حکم ہے کہ ورن آشرم یعنی برہمن چھتری، ویش، اور شدر کے یہاں جب لڑکا پیدا ہو تو اس کے نام کیساتھ یہ پدوی ضرور لگادی جائے، ورما شرما، گپتا، (ان خطابوں سے اونچی ذات کا پتہ معلوم ہوتا ہی) اور شدر کو داس اپنے نام کے ساتھ لگانا چاہئیے، داس کے معنی غلام، خدمتگار، سیوا کرنے کے ہوتے ہیں، افسوس بچپن ہی سے غلام کہکر پکارا جائے۔

جو آریہ سماجی اور ان کے طرفدار کرم سے **ورن** مانتے ہیں، ان کو غور کرنا چاہئیے کہ پیدا ہوتے ہی لڑکے کے نام کے ساتھ یہ پدوی خطاب ٹریڈ مارک تو دیدیا، تو کرم یعنی عمل کیا وہ اپنی ماں کے پیٹ میں کرکے اس دنیا میں آرہا ہے

اسی سنسکار ودھی میں سوامی جی یگیہ کرنے کے واسطے حکم دیتے ہیں کہ اس میں جلانے کے واسطے آگ برہمن چھتری، ویش کے گھر سے لانی چاہئیے۔

لیجئے صاحب! اچھوت تو درکنار شدر کے گھر کی آگ سے بھی پرہیز - یہ چھوت چھات آریہ سماجی ہے۔

سنسکار ودھی صد ۲۷۴ میں لکھا ہے کہ کمھاروں، گاڑیبانوں اور دھوبیوں کا اناج سنیاسی نہ کھائیں - (سنیاسی عام طور پر برہمن ہوتے ہیں) سوامی جی مہاراج نے آج کل جو شدر ہندوؤں کے مکانوں میں آتے جاتے ہیں، اور ان کے یہاں گھر کا کل کام پانی بھرنا، ہاتھ پیر دبانا، سیٹھائن، ٹھکرائن، مہاراجن دیویوں کے ساتھ ان کا بستہ اسکول تک لیجانا اور غنڈوں سے حفاظت راستوں میں کرنے کیلئے ساتھ ساتھ رہنا یہ کام شدروں کے آجکل عام ہندو پبلک میں رائج ہیں اسی لئے ستیارتھ پرکاش صد ۳۰۲-۳۰۳ دفعہ ۱۵ باب ۱۵ میں حکم دیا ہے کہ شدروں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھایا جاسکتا ہی لیکن یہ شدر منہ باندھ کر کھانا پکاوے اور مصیبت کے وقت آریہ سماجی شدر کے برتن اور اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں، اچھوتوں کے متعلق سوامی جی نے اجازت نہیں دی ہے، ستیارتھ پرکاش صد ۳۰۷ باب ۱۰ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ

"چنڈال، بھنگی، چمار وغیرہ کے یہاں کا کھانا نہ کھانا چاہئے، کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذروں سے بھرا ہوا ہوتا ہے، برہمن وغیرہ اعلیٰ ورنوں کا ایسا نہیں ہوتا ہی"

یجروید بھاش جلد دوم صد ۱۰۲۹ میں سوامی جی نے ترجمہ کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔

"کتے پالنے والے (کنجڑ بھنگی وغیرہ) کو بستی سے دور بسایا جائے"

سوامی جی کے جیون چرت یعنی سوانحعمری صد ۲۶۹-۲۷۰ میں ایک سوال ہے کہ چمار، مہتر، جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو اس کے ساتھ بیاہ شادی جائز ہے یا نہیں جس کا جواب سوامی جی نے یہ دیا ہے کہ:-

"برہمن اپنی لڑکی کا بیاہ نہ کرے کیونکہ بُوئے رذالت اس کے دماغ میں ہوگی"

**سوامی دیانند سناتنی روپ میں** - ستیارتھ پرکاش باب ۱۲ دفعہ ۱۲۰ صد ۵۰۱ جین دھرم کے جینی ویدوں کو نہیں مانتے ہیں - ان کے ساتھ سوامی جی برتاؤ کرنے کیلئے لکھتے ہیں کہ:

"جس طرح سے چنڈال، اچھوتوں کی بدبو سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں جس طرح بدبو کی وجہ سے چنڈالوں کی عقل صاف نہیں رہتی ہے اُسیطرح سے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہے (یعنی جینی دھرم والوں کی)

آریہ گزٹ لاہور ۲۹ر جون ۱۹۳۲ء میں یہ مسئلہ صاف ہوگیا ہے کہ اچھوتوں کیلئے ویدوں نے صاف طور پر یہ کہہ دیا کہ ان کے ساتھ چھونا منع ہے، کیونکہ ان کے جسم ... جسم میں گندگی سما گئی ہے، کانگرس نے جو تپت اودھار کا مسئلہ اُٹھایا ہے، اس کو مبارک ہو، لیکن دھرم کے سوال میں وید شاستر ہی پردہان ہوں گے، نہ کہ کانگریس کا فرمان، اسی طرح سے آریوں کے اخبار پرکاش میں ۷ر اگست ۱۹۳۲ء صد ۱۱ میں ہے کہ:-

"آپت دھرم یعنی مصیبت کے وقت اچھوتوں کے ساتھ رعایت کرنا کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن شاستروں کے اصول وہی رہیں گے (یعنی چھونا، پاس بیٹھنا جائز نہیں ہے)" (باقی پھر)

**موتی سرمہ واقعی بہت مفید ہے**

منیجر صاحب انڈیا موٹر سٹورس کرونجی روڈ کلکتہ سے لکھتے ہیں کہ "میرے بچہ کی نظر کمزور تھی اس کیلئے یہ سرمہ بہت مفید ثابت ہُوا، ایسے ہی ایک اور مریض پر بہت مفید اور کامیاب رہا - درحقیقت یہ بہت ہی بے نظیر چیز ہے - اس ایجاد کیلئے اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُنیا کے جلاوطن بادشاہوں کی دردناک داستان

حبشی سلیسی شہنشاہ ابی سینیا جو سلیمان بادشاہ کی نسل سے بیان کیا جاتا ہے، دُنیا کے جلاوطن بادشاہوں کی پارٹی میں جا ملا ہے، دُنیا ان جلاوطنوں کو بہت حد تک فراموش کر چکی ہے۔

شہنشاہ ابی سینیا کی طرح انہوں نے بھی تاریخ کی سٹیج پر کئی سال تک اپنا پارٹ نہایت شان و شوکت سے ادا کیا۔ مگر انقلاب زمانہ نے انہیں یکلخت جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔ ان میں سے بعض اسوقت تک بھی اس دن کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جب کہ وہ پھر برسر اقتدار آئینگے دوسرے شکر کرتے ہیں کہ انہیں بادشاہت کی ذمہ داریوں اور خطرات سے مخلصی حاصل ہوئی۔ مگر تمام باقاعدہ شاہی شان و شوکت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ۷۷ سال کا بوڑھا سابق قیصر ولیم ثانی جو کسی وقت جرمنی کے سیاہ و سفید کا مالک تھا، جس کے اشارہ پر تمام یورپ کانپتا تھا، ڈورن (ہالینڈ) میں اپنے قلعہ کے احاطہ میں لکڑیاں چیر کر دن پورے کر رہا ہے، جب وہ برسر طاقت تھا، تو کسی سے بات چیت کرنے میں اپنی کسر شان سمجھتا تھا، مگر اپنی جلاوطنی کے دنوں میں اب ہر ایک شخص کو جو اس سے ملاقات کرنے جاتا ہے اپنے زوال کی داستان سناتا ہے۔ قیصر کی دوسری بیوی بڑے فخر سے اپنے آپ کو ملکہ کہتی ہے۔ ابھی تک درباری شان قائم ہے۔

ادھر چند سو میل کے فاصلہ پر قیصر کی فوج کے ایک سابق سپاہی کے ہاتھ میں وہ طاقت ہے۔ جس کا خود قیصر کو کبھی خواب میں بھی خیال تک نہ آیا تھا، جب سابق قیصر نے چھوٹے سے شکست خوردہ شہنشاہ ابی سینیا کے فرار کی خبر سُنی ہوگی تو شاید اس کے سامنے وہ تمام نقشہ آگیا ہو۔ جب کہ ۸ نومبر ۱۹۱۸ء کو اس کی موٹر کار ہالینڈ میں داخل ہوئی۔ اور صرف چند افسر اس کے ساتھ تھے، اسوقت اس نے ہالینڈ کی گورنمنٹ کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔

## بے شمار دولت کا مالک

قیصر بے شمار دولت کا مالک ہے۔ اگر وہ دولتمند نہ ہوتا تو اس بھاری رقم کو ضرور منظور کر لیتا۔ جو دُنیا کے مشہور کتب فروش اسے اس کی یادداشتوں کے مجموعہ کیلئے دینے کو تیار ہیں۔ فونٹین بلیو کے اس ہوٹل میں جو اس مقام سے چند سو گز کے فاصلے پر ہے، جہاں نپولین نے اپنی فوج کو الوداع کہی تھی۔ سپین کے بادشاہ الفانسو نے ابی سینیا کی شکست کی خبر سُنی۔ الفانسو کا پختہ یقین ہے۔ کہ اس کا خاندان اب بھی سپین کی تاریخ بنانے میں نمایاں حصہ لے گا۔ اس کی عمر ۴۸ سال ہے، وہ خوبصورت اور دولتمند ہے۔ اور تنہائی کی زندگی بسر کرنے کو تیار نہیں۔ کوئی زمانہ تھا کہ تمام یورپ میں الفانسو کے دربار کی شان و شوکت سب سے زیادہ تھی۔ اب بھی اس کے درباری اسے "بادشاہ سلامت" کے لقب سے مخاطب کرتے ہیں۔ الفانسو لنڈن اور روم جاتا ہے، پیرس کی سوشل زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ مگر ایک خیال اس کے دماغ میں ہمیشہ جاگزیں رہتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ وقت پھر آنیوالا ہی جبکہ سپین کا تاج اس کے سر پر ہوگا۔

## شاہ بلگیریا

بلگیریا کا بادشاہ فرڈی نینڈ جو اکتوبر ۱۹۱۸ء میں اپنے بیٹے بورس کے حق میں تخت سے دستبردار ہوا تھا، کوبرگ میں عمدہ عمدہ کتابوں کے مطالعہ میں اپنا وقت گذار رہا ہے اسکی عمر ۷۶ سال کی ہے۔ اس کی یہ ہرگز خواہش نہیں کہ بلگیریا جائے اس کے دل میں شاہی شان و شوکت کا ذرا خیال تک بھی نہیں آتا، علم نباتات کے متعلق کتابوں کے مطالعہ کا ازحد شوق ہے اپنی ۳۵ سالہ بادشاہت کے دوران میں اس کی ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ وہ گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرے اور کتابوں کا مطالعہ کرے اس کی یہ خواہش پوری ہوگئی اور اب وہ بے شمار دولت کا مالک ہے اس کی سالانہ آمدنی لاکھوں پونڈ ہے اور غالباً تمام جلاوطن بادشاہوں میں سے سب سے زیادہ ہشاش بشاش رہتا ہے۔

## دس سال کی طوفان خیز حکومت

سابق شاہ امان اللہ ۱۰ سال کی طوفان خیز حکمرانی کے بعد اپنے تخت سے ۱۹۲۹ء میں دست بردار ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ ۱۰ لاکھ پونڈ کا زر و مال کابل سے لایا تھا شہنشاہ ابی سینیا کی طرح اُس نے بھی اپنی رعایا پر مغربی تہذیب کا رنگ چڑھانے کی کوشش کی۔ سب سے بھاری وجہ جس کی بناء پر اسے اپنے تخت سے ہاتھ دھونے پڑے تھی۔ عورتوں کو تعلیم اور مغربی تمدن سے بہرہ ور کرنیکی کوشش تھی۔ اب اس کے متعلق کوئی خبر تک نہیں آتی۔ شاید اسے وہ زمانہ یاد آتا ہو جب کہ دستبردار ہونے سے پہلے انگلستان میں اس کا شاہانہ استقبال کیا گیا تھا۔ مگر پیرس اور روم میں ایک متمول شخص کی گمنامی کی زندگی افغانستان میں ان خطرات کی زندگی سے کہیں بہتر ہے جن کا ایک ریفارمر کو وہاں سامنا کرنا پڑتا ہے۔

## شاہ سیام کی دستبرداری

سیام کا مہاراجہ پرجادیپک چپ چاپ ہی تخت سے دستبردار ہوگیا۔ وہ انگلستان میں سیر و سیاحت کیلئے آیا ہوا تھا کہ اسے یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ اس کے اختیارات کو کم کر دیا جائے گا۔ اس نے اپنے دارالسلطنت میں تار بھیجا کہ میں تخت سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ مگر یہ ہرگز برداشت نہیں کرونگا، کہ میرے اختیارات میں کسی قسم کی کمی کی جائے سیام سے ایک ڈپوٹیشن بھی گیا۔ مگر شاہ کے فیصلہ میں تبدیلی نہ کرا سکا۔ چند روز تک اخبارات میں چرچا رہا۔ مگر آخرکار وہ گمنام ہوگیا۔ اب لنڈن میں اس کے ہمسایے تک بھی یہ بھول گئے ہیں۔ کہ وہ کسی زمانہ میں بادشاہ تھا، اب انقلاب زمانہ ہی ان بادشاہوں کو اپنے کھوئے ہوئے تخت واپس دلا سکتا ہے۔

## آسٹریا کے تخت کا جائز وارث

خاندان ہیپزبرگ کا شہزادہ آٹو جو آسٹریا اور ہنگری کے تختوں کا جائز وارث ہے۔ اس وقت سیاسی بحث مباحثے کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آسٹریا کی گورنمنٹ نے شاہ پرستوں کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ ہنگری ہمیشہ اس خواہش پر اظہار کرتا رہا ہے کہ اس کا بادشاہ پھر واپس آئے، آٹو کی عمر ۲۰ - ۲۵ سال کی ہے۔ شروع ہی میں اُسے اس طرح تربیت دی گئی ہے۔ کہ وہ ایک شہنشاہ ہے، آج کل جس حلقہ میں وہ رہتا ہے، وہاں دربار کی تمام رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ اس وقت یورپ کے تمام مدبروں کی نگاہیں آٹو پر لگی ہوئی ہیں۔ اور عنقریب ہی اس کی واپسی ایک نہایت پیچیدہ مسئلہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جنگ عظیم سے پہلے مختلف ممالک کی جو حد بندیاں قائم تھیں۔ ان پر غور و خوض لازمی ہو جائے گا۔ اور اس سے ممکن ہے کہ یورپ میں جنگ عظیم کے شعلے بھڑک اُٹھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


4/21

# تندرستی کا راستہ ہمیشہ خطرے سے پُر ہے

## اُمرت دھارا کی بدولت

## اچانک خطرات سے اسکو محفوظ رکھیے

امرت دھارا جراثیم اور جسمانی یا بیرونی زہروں سے تعلق رکھنے والی تمام عالمگیر بیماریوں کے لئے ایک اچوک دوا ہے۔ بوڑھوں، بچوں، جوانوں، مردوں یا عورتوں کی تکلیفوں پر ایک جیسا قیمتی اثر رکھتی ہے جسے کو خوب طاقت بخشتی ہے اور پیٹ کی تمام امراض مثلاً بد ہضمی، پیٹ کا درد، پیچش، اسہال، ہیضہ، شول کیلئے اکسیر کا کام دیتی ہے، چوٹ، زخم، زہریلے ڈنگ اور جلدی امراض مثلاً درد، اگزیما، خارش، پھوڑا، پھنسی وغیرہ دور کرنے اور زخموں کو دھونے اور کاٹے جانوروں کے واسطے نیز نباتاتی زہروں کے تاثرات کو زائل کرنے میں اپنا جادو کا سا اثر رکھتی ہے۔

## ہر ایک قسم کی درد اندرونی و بیرونی

پٹھوں کے متعلق ہوں خواہ عضلات کے مثلاً دانت کا درد، سوجن، پیٹ درد، ذات الجنب، درد گردہ، کان درد، سوجن اور گنٹھیا وغیرہ کو دور کرنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی۔ ماں کے دودھ کی طرح بے ضرر ہے۔ اثر کرنے میں اسکی تین بوندوں کی مقدار ہی کافی ہے لیکن اگر غلطی سے دس بیس بوند بھی پی جاویں تو بھی کوئی نقصان نہیں دیتی۔

مرہم، بام، صابون، لوشن، بچّہ کی شکل میں بھی ملتی ہے مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت و فہرست مفت منگوا دیں۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ، نصف اکر روپیہ چار آنہ، نمونہ صرف ۸ ؍

## فہرست مفت منگایئے

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگ۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور


## سرویا کی ملکہ کی دردناک حالت

ان سب جلاوطنوں میں سے سب سے زیادہ دردناک حالت شاہ ملان کی بیوہ ملکہ سرویا کی ہے، جس کا بیٹا بادشاہ الگزینڈر ۱۹۰۳ء میں قتل کر دیا گیا تھا، کئی سال سے وہ نہایت افلاس اور غریبی کی زندگی بسر کر رہی ہے، اب پیرس کی ایک خانقاہ میں اسے روٹی مل جاتی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی ہے۔ بعض اوقات خانقاہ میں رہنے والے اُسے ملکہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور وہ اپنی پرانی شان و شوکت کا خیال کر کے رنج و غم میں ڈوب جاتی ہے۔

## وُہ بادشاہ جو بحال ہو گئے

یورپ کے اس وقت تک صرف ۲ جلاوطن بادشاہ بحال کئے گئے ہیں۔ ایک رومانیہ کا بادشاہ کیرول جس نے میڈم لیوپسن کا خاطر تاج و تخت چھوڑ دیا تھا، اچانک واپس بلا لیا ہی شاہ پرستوں نے یونان کے بادشاہ کو واپس بلا لیا ہے وہ پارلیمنٹری طرز حکومت کا زبردست حامی تھا اور یہی وجہ تھی کہ اسے تاج و تخت سے دست بردار ہونا پڑا۔ مگر آخرکار اس کے حامیوں کی طاقت زیادہ ہو گئی اور وہ واپس بلا لیا گیا۔ مگر یہ تبدیلی اسکے لئے راحت کا باعث نہیں ہوئی۔ کیونکہ لندن میں اس کی زندگی پرسکون تھی۔ اب حالات بالکل غیر یقینی ہیں۔ کئی لوگ یہ سوال کر رہے ہیں کہ کیا شہنشاہ ابی سینیا پھر واپس جائیگا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یورپ کی سیاسی چالیں کیا صورت اختیار کریں اور اٹلی اپنی نئی افریقن سلطنت میں اپنی افواج میں کمی کرنے پر تیار ہو جائے۔ یہ یقین کرنے کیلئے کہ اہل ابی سینیا اپنے بادشاہ کی ۷ ماہ کی جدوجہد کو اپنے جلسوں میں اسی طرح یاد کیا کرینگے۔ جس طرح کہ اڈوا میں اٹلی پر اپنی فتح کے راگ گاتے ہیں۔ اگر ابی سینیا کو پھر کبھی آزادی حاصل ہوئی تو ضروری ہے کہ شہنشاہ نجاشی کو واپس بلا لیا جائیگا۔


## حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے

گھر سے تحریر فرماتے ہیں کہ "عزیز المکرم جناب ایڈیٹر صاحب نور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میری آنکھوں کے واسطے آپ کا موتی سرمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے، اس لئے براہ کرم آپ حامل رقعہ کے ہاتھ ایک شیشی اور ارسال فرمائیں"۔ اس سے پبلک بخوبی اندازہ لگا سکتی ہے کہ شاہی حکیم حضرت مولانا المکرم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے سرمہ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے اور آپ کے اہل بیت کس سرمہ کو استعمال فرماتے ہیں۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ!

## اکسیر البدن (رجسٹرڈ) دنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد، اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے۔ محصولڈاک علاوہ

## جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ

"میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے، مثلاً فالج پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہوگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے انکی اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔"

## دنیا میں تو موتی سرمہ کی ہی دھوم مچ رہی ہے!

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

## ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کروایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہوگئے ہیں، اب وہ غربا میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں لہٰذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدیدن خط ہذا بذریعہ وی پی جلد بھیجدیجئے۔"

## اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف بیس روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

## اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

## تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ہر قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں ایک برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر، قصہ کوتاہ۔ تقریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی صرف دو روپے چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

## تریاق اعظم کے ذریعہ جاں بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب اپرایرآبز ویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے "تریاق اعظم" نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے، یہ تریاق ہر ایک بال بچہ والے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوئی، اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں جن میں آڑے وقت میں تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی، آپ نے ایسی بہترین دوائی ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے، اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

## اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست ونابود کر دیتی ہے قیمت تین روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

## تین شیشی اور بھیجیے

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھا پور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی آپ سے اکسیر بواسیر نامی دوا منگوائی تھی، جس سے وہ دوست ایک سال تک بالکل اچھے رہے، ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہٰذا بدین خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

## بچوں کا تریاق

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی تریاق ہی ہے اسی لئے اس کا نام بچوں کا تریاق رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فیشیشی دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

## موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے صرف ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

## رفیقِ زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی، گھبراہٹ، سستی، اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا استعمال سال بھر کیلئے انشاءاللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا، ایکماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچروپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، قے، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، اور ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھلکر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، اور ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایکسو گولی کی قیمت صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

## افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کردیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑجائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاءاللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادینگی قیمت یکصد گولی دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## بتیس سالہ افیون کھانیکی وبا سے نجات مل گئی

مکرم جناب نور احمد خان صاحب گورنمنٹ کنٹرکٹر ساہنیوال سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں، یہ صاحب بتیس سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے، ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں، تھوڑی سی گولیوں کی اور ضرورت ہے، لہٰذا آپ یکصد گولیاں بذریعہ خط ہذا بھیجدیجئے۔

## اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھکر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کردیتا ہے، سر میں درد، طبیعت سرد، چہرہ زرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے، محصول ڈاک علاوہ۔

## بتیس سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب تمھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بتیس سال کے امراض احتلام، جریان، سستی وغیرہ سب جاتی رہی، اللہ تعالیٰ اس ایجاد کیلئے آپکو جزائے خیر دے"

## مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اسوقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بےچینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے، لگ جاتا ہے، ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے، جس کی بو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے جسطرح لاحول سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

## بال اڑانیکی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

**ملنے کا پتہ۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**